# اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صل افق

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے +

نمبر (۳۸) — مطبوعہ ۲۱ ستمبر ۱۸۹۴ء بروز جمعہ — جلد (۲۲)


## دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے — عہ

قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک — ۲ عہ

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی — ۲ ع
ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائے گی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائے گی +

## ایڈیٹوریل

**کیونکہ ابن آدم لوگوں کی جان برباد کرنے نہیں بلکہ بچانے آیا +**

لوقا ۹-۵۶ :

یہہ ایک مشہور عالم مقولہ ہے۔ کہ "کہنے۔ اور کرنے میں بڑا فرق ہے" اور یہہ کسی حد تک سچ بھی ہے۔ کہ حوصلہ مند اشخاص جیسا کہتے ہیں۔ ویسا کر نہیں سکتے۔ اور یوں اُن کے اقوال و افعال میں ایک فرق عظیم واقع ہو جاتا ہے۔ مگر ہم اس عجیب شخص یسوع ناصری کے تمام اقوال و افعال میں ایک ایسی لاثانی موافقت و مطابقت پاتے ہیں۔ کہ جو تاریخ دنیا میں کسی انسان کی زندگی میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ اس میں شک نہیں۔ کہ بعض آدمی ایسے بھی ہوتے کہ جیسا وہ کہتے۔ ویسا کرنے کی کوشش کرتے۔ لیکن اپنی انسانی کمزوری کے باعث کر نہیں سکتے۔ اور اپنے قول و فعل کی مطابقت ظاہر و ثابت کرنے میں قاصر رہتے ہیں۔ مگر یسوع ناصری نے جیسا کہا۔ ہمیشہ ویسا ہی کیا۔ کیونکہ وہ اپنے قول و فعل کو مطابق رکھنے پر قادر تھا۔ اور یہی باعث ہے کہ اُس کے کلام و کام میں کبھی سرمو فرق نہ آیا۔ جیسا اُس نے کہا تھا۔ کہ "ابن آدم لوگوں کی جان برباد کرنے نہیں۔ بلکہ بچانے آیا"۔ ویسا ہی اُس نے اپنی زندگی کے دوران میں کر کے دکھلا دیا۔ انسان کی زندگی میں اکثر ایسے موقعے پیش آجاتے ہیں۔ کہ جن میں اُس کی حرارت طبعی جوش میں آجاتی۔ اور وہ اپنے کلام و کام میں تخالف ظاہر کرنے پر مستعد و مجبور سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یسوع ناصری سخت ترین آزمایش کے موقعوں کے پیش آنے پر بھی اپنے اقوال پر ثابت و قایم رہا۔ اور کبھی اُن کے مخالف کاربند نہ ہوا۔ مندرجہ عنوان کلام جس نے اپنے شاگردوں یعقوب اور یوحنا سے ایک ایسے موقع پر فرمایا جبکہ اُس نے انہیں یروشلم کو جاتے ہوئے اثنائے راہ میں شب باش ہونے کے لئے سامریوں کی ایک بستی میں اپنے آگے بھیجا تھا۔ مگر اُن ناسافر پرور سامریوں نے انہیں اپنی بستی میں آنے اور ٹھہرنے کی مطلق اجازت نہ دی۔ پس انہوں نے سامریوں کی ایسی بیرحمانہ و وحشیانہ حرکت پر غضب آلودہ ہو کر خداوند کے پاس واپس آکر کہا۔ "کیا تو چاہتا ہے۔ کہ جیسا الیاس نے کیا۔ ہم حکم کریں۔ کہ آگ آسمان سے نازل ہو۔ اور انہیں جلا دے۔ اِس کے جواب میں خداوند نے انہیں دھمکایا۔ اور کہا۔ "تم نہیں جانتے۔ کہ تم کیسی روح کے ہو۔ کیونکہ ابن آدم لوگوں کی جان برباد کرنے نہیں بلکہ بچانے آیا ہے"۔ کیا کوئی شخص جس میں مخالفوں کی بدسلوکی کے انتقام لینے کی قدرت و طاقت موجود ہو۔ ایسے موقع پر درگذر کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لیکن خداوند یسوع مسیح اپنے قول کے مطابق کہ وہ لوگوں کی جان مارنے والا نہیں۔ بلکہ جان بچانے والا تھا اپنے عمل سے ثابت کیا +

جیسا اُس نے فرمایا تھا۔ کہ "اپنے دشمنوں کو پیار کرو۔ اور

اور جو تم پر لعنت کریں۔ اُن کے لئے برکت چاہو۔ جو تم سے کینہ رکھیں۔ اُن کا بھلا کرو۔ اور جو تمہیں دکھ دیں۔ اور ستاویں۔ اُن کے لئے دعا مانگو" ویسا اُس نے عملاً خود کر کے دکھلایا۔ جبکہ اُن اپنے تشنۂ خون دشمنوں کے لئے۔ جو اُس کی مصلوبیت کے وقت سر ہلا ہلا کر اُسے ملامت کرتے۔ اور کہتے تھے۔ واہ! تو جو ہیکل کا ڈھانے والا۔ اور تین دن میں بنانے والا ہے۔ آپ کو بچا۔ اگر تو خدا کا بیٹا ہے۔ صلیب پر سے اُتر آ" دعا مانگی۔ کہ اے باپ انہیں معاف کر کیونکہ وے نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں"

## ہم ظلب شہرت میں ہمیں ننگ سے کیا کام
## بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا؟

آج کل مرزا غلام احمد قادیانی بالکل اس شعر کے مصداق بنے ہوئے ہیں۔ اور اُن کا مقصد جو صرف طلب شہرت معلوم ہوتا ہے بخوبی حاصل ہو رہا ہے۔ انکا ہی تذکرہ ہر ایک اخبار کا تختۂ مشق بنا ہوا ہے۔ اور ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ کی زبان سے انہیں کا چرچا سننے میں آ رہا ہے۔ ہم نے بھی گذشتہ پرچہ سب اُن کی نذر کر دیا۔ کیونکہ جس روز سے اُن کی پیشین گوئی باطل ثابت ہوئی اور اُن کے الہام باطل کا دروغ بے فروغ لوگوں پر ظاہر ہو گیا ہمارے تمام نامہ نگاروں نے اسی مضمون پر خامہ فرسائی شروع کر دی۔ جن میں سے صرف اسی قدر درج اخبار کرنے مناسب سمجھے گئے۔ اگر وہ امرتسری جنگ مقدس میں اپنے زبردست مد مقابل مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب کے سر نو مطلوع ہزیمت و شکست فاش اُٹھا کر انہیں نہ کوستے اور اُن کے پندرہ ماہ کے اندر مر جانے کی پیشین گوئی نہ کرتے۔ تو ہرگز اس قدر شہرت حاصل نہ کرتے۔ جیسا کہ اب حاصل کی ہے۔ مسیحی تو ایک طرف رہے۔ مگر محمدیوں نے بھی اُن کے نام نامی کی تشہیر میں کچھ کمی نہیں کی۔ چنانچہ لودیانوی محمدیوں نے ہر ما جال کو ایک منظوم اشتہار جاری کیا جس میں مرزا صاحب کی خاطر خواہ مدارات کی گئی تھی۔

یہہ ہم لکھ چکے ہیں۔ کہ مرزائی پیشین گوئی کا پورا ہو جانا مسیحیت کی بطالت کی دلیل کسی صورت سے نہیں ہو سکتی تھی۔ اور نہ اُس کا پورا ہونا محمدیت کے ابطال کے لئے کوئی دلیل ہو سکتا ہے۔ مگر اس میں شک نہیں۔ کہ اگر پیشین گوئی مذکورہ پوری ہو جاتی تو مرزائی فرقہ محمدی کے لئے وہ ایک برہان قاطع اور دلیل ساطع مرزا صاحب کے مُلہم اور مثیل مسیح ہونے کی ہو جاتی۔ اور تعجب نہیں کہ بعض اُن کے محمدی مخالفین بھی کسی قدر متاثر ہوتے۔ کیونکہ مرزا صاحب نے مسیحیوں کے ساتھ مباحثہ اپنے ملہم اور مثیل مسیح ہونے کے بارہ میں نہیں کیا۔ بلکہ محمدیت کو مذہب حق۔ اور قرآن کو کلام اللہ ثابت کرنے۔ اور مسیحیت کو رد کرنے کے لئے کیا تھا۔ اور وہ پیشین گوئی اختتام مباحثہ پر اُنہوں نے محمدیت ہی کے مذہب حق اور منجانب اللہ ہونے کے ثبوت میں کی تھی۔

البتہ اس بات کا ہم کو افسوس ہے۔ کہ مسیحیوں نے پیشینگوئی مذکورہ پر حد سے زیادہ توجہ کرنے۔ اور اس کی یادہ مذکرہ میں حدِ اعتدال سے بڑھ کر مصروفیت رکھنے سے ایک طور پر عوام کی نظر میں اُس کی گراں قدری اور عظمت کو بڑھا دیا۔ کیا ہی بہتر ہوتا۔ کہ وہ اُس کو مطلق خاطر و خیال میں نہ لاتے۔ اور اُس کی وقعت ... شتر سے زیادہ نہ سمجھتے۔ اس میں تو ذرا شک نہیں۔ کہ کسی مسیحی کو یہہ خیال ہرگز نہیں ہوا۔ کہ مرزائی پیشین گوئی حقیقی الہام من جانب اللہ ہے۔ مگر ایک اَور خیال ضرور گذرا۔ جو وہمی خیال تھا۔ کہ چونکہ قادیانی صاحب آتھم صاحب کے پندرہ ماہ کے اندر مر جانے کی پیشین گوئی کر چکے ہیں۔ غالباً وہ اور اُن کے مریدان راسخ الاعتقاد اُس کے پورا کرنے کے لئے کوئی ناجائز وسایل کام میں لائیں۔ بقول مثل مشہور کہ "جو شخص خدا سے نہ ڈرے اُس سے ڈرنا چاہئے" چنانچہ ایسا ہوا بھی۔ مگر خداوند نے آتھم صاحب کی حفاظت کی۔ اور یہی سبب تھا۔ کہ اُن کے محفوظ اور صحیح سلامت رہنے پر مسیحیوں نے اس قدر اظہار مسرت کیا۔

اب ہم یہہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ ملک کے غیر مسیحی اخبارات نے اس معاملہ پر کیا رائیں۔ اور خیالات ظاہر کئے ہیں۔

لاہور کا مشہور اور سب سے پرانا اخبار کوہ نور باشعور مطبوعہ ۱۱ ستمبر یوں رقمطراز ہے کہ:۔

## مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشینگوئی

ہمارے ناظرین مرزا غلام احمد قادیانی کے نام نامی سے بخوبی واقف ہوں گے آپ اس زمانہ آزادی کے مسیح موعود مہدی آخر الزمان اور خدا جانے کیا ہیں اور اپنے دعوؤں کے ثبوت میں الہامی پیشینگوئیاں فرمایا کرتے ہیں۔ اور یہہ طریقہ عوام اور جہال کے پھانسنے کے لئے اب تک بہت کچھ مفید ثابت ہوا ہے۔

سنہ گذشتہ میں مرزا قادیانی اور عبد اللہ آتھم کے مابین مذہبی مباحثہ بمقام امرتسر ہوا تھا جس کے خاتمہ پر جون ۱۸۹۳ء میں مرزا صاحب نے پیشین گوئی کی تھی کہ اگر عبد اللہ آتھم مسلمان نہ ہوا تو وہ پندرہ مہینے کے اندر مر جائے گا۔ اس کی میعاد ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک تھی لیکن عبد اللہ آتھم کا بال تک بیکا نہیں ہوا چنانچہ وہ آج کل مزے سے امرتسر میں دندنا رہا ہے اب معلوم نہیں کہ پیغمبر و مہدی قادیان اس الہام کی کیا تاویل فرماویں گے اگر شرم ہو تو چلو بھر پانی کافی ہے۔ لیکن وہ ایسے غیرت دار نہیں معلوم ہوتے۔

اس قوم کو اپنی قسمت پر رونا چاہئے جس میں ایسے حضرات ہادیان دین کے لباس میں جلوہ گر ہوں اسلام پر تباہی اور ادبار کی آفت لانیوالے مسلمانوں میں نفاق و اختلاف کے منحوس کوشش کرنیوالے اور اُن کو دینی و دنیاوی ترقی سے محروم رکھنے کے یہی ناپاک افراد ہیں جن کو مولوی کے خطاب سے مخاطب کیا جاتا ہے

گر مسلمانی ہمیں است کہ واعظ دارد
وائے گر از پس امروز بود فردائے

ہم یہاں یہہ ظاہر کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اگرچہ عیسائی اس پیشینگوئی کو تمام مسلمانوں کی طرف سے خیال

کریں تو اُن کی سخت غلطی ہوگی۔ کیونکہ مرزا قادیانی اپنے اعمال و خصال کا خود جوابدہ ہو نہ کہ اسلام۔ معدود چند آدمیوں کے سوا ہندوستان کے تمام اہل اسلام مرزا قادیانی کو سخت نفرت اور حقارت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور اس کی پیشنگوئیاں خود مسلمانوں کے نزدیک مجذوب کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں +

۶ ستمبر کی صبح کو عبداللہ آتھم فیروزپور سے امرتسر جاتے ہوئے تھوڑی دیر لاہور ریلوے اسٹیشن پر ٹھہرے تھے بہت سے لوگ کمال اشتیاق سے اُن کو دیکھنے گئے تھے جنہوں نے اُن کو صحیح و سلامت دیکھ کر خوشی ظاہر کی۔ فوراً یہہ خبر تمام لاہور میں پھیل گئی عام جوش مسرت اور خوشی کے لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ۶ ستمبر کا دن مسلمانان لاہور کے لئے عید سے کسی طرح کم نہ تھا +

بالفرض مرزا قادیانی کی پیشنگوئی صحیح بھی نکلتی تو پھر بھی اُنکو ایک نجومی یا رمال سے زیادہ وقعت نہیں دیجا سکتی تھی۔ کیونکہ بارہا ایسا اتفاق ہوا ہے کہ نجومیوں کی پیشین گوئیاں صحیح ثابت ہوئی ہیں: مرزا صاحب نے اعلان دیا تھا کہ اگر یہہ پیشین گوئی غلط نکلے تو میرے گلے میں رسہ ڈالکر تشہیر کیا جائے اور پھانسی پر چڑھایا جائے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن مرزا صاحب کو اس بات کا یقین ہوکر برٹش عہد سلطنت میں کوئی ان کے گلے میں رسہ ڈالنے نہیں آئیگا پھانسی کا تو کیا ذکر ہے لیکن اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو وہ کم سے کم تخویف مجرمانہ کے ضرور مرتکب ہوئے ہیں اور عبداللہ آتھم ملک پر احسان کریں گے اگر وہ اس ملہم کاذب کو عدالت کے کٹہرے پر لاکھڑا کریں گے۔ واقعی یہہ امر نہایت ہی غیر مستحسن ہے کہ ایک شخص کو پوری آزادی دی جائے کہ وہ خوفناک پیشنگوئیوں سے لوگوں کو ڈراتا پھرے۔ یہہ برٹش گورنمنٹ کے عہد سلطنت کی برکت ہے کہ مسیح و مہدی تو کیا اگر کوئی۔ (نعوذ باللہ) خدائی کا بھی دعویٰ کرنے لگے تو کسی کو اُس کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنے کی بھی جرأت نہیں ہو سکتی ایران و روم تو اسلامی سلطنتیں ہیں روسی عملداری میں بھی ان مدعیان خود گیلئے سائبیریا کا میدان موجود ہے +

مرزا صاحب کے آیندہ الہام صحیح ہوں یا غلط وہ ہماری اس پیشنگوئی کو یاد رکھیں کہ اُن کے جدید فرقہ کے زوال کے دن قریب آگئے ہیں اور اُن کو اب اس کی ترقی سے بالکل مایوس ہوجانا چاہیے +

---

# مراسلات +

---

## مرزا قادیانی کا الہام

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا +

جو چیرا تو اک قطرہ خوں نہ نکلا + +

بڑی دہوم۔ بڑی دہام۔ بڑی شہرت۔ بڑا اہتمام۔ مرزا قادیانی کا الہام۔ لینا لینا۔ جانے نہ پائے۔ وہ مارا چاروں شانے چت۔ کجا میروی باش باش کہ رسیدم۔ این خیر باشد۔ یہہ آپ کو کیا ہوگیا جو لگے بے تکی ہانکنے۔ کہیں شیطان نے تو آپ کو نہیں گھیر لیا۔ کہیں بھنگ تو نہیں کھائی۔ لاحول پڑھ کے زمین پر تھوک دیجئے: اجی کچھ نہیں ہے۔ بندہ ہوش میں ہے۔ دیکھئے نیچر کی سب کارروائی باقاعدہ ہو رہی ہے۔ سورج نکلنے پر ہے۔ ستارے رفتہ رفتہ غائب ہو چلے۔ روشنی آہستہ آہستہ پھیلتی ہوئی بڑھنے لگی۔ سوئے اُٹھو سونے والو کہیں آرہی ہیں۔ اُجالا زمانہ میں پھیلا رہی ہوں ٹھنڈی ٹھنڈی بھینی بھینی ہوا چل رہی ہے۔ ملا نے اذان کی بانگ لگا دی پنڈت جی مہاراج سنکھ بجانے پوجا پاٹ کرنے بیٹھے ہیں۔ یہہ لو وہ صبح ہوگئی گڈ مورننگ: آخاہ آپ ہیں۔ آیئے آیئے تشریف کا ٹوکرا فرق مبارک سے موڑھے پر جما دیجئے۔ بہت دنوں بعد ملاقات ہوئی۔ مزاج تو اچھا ہے؟ کوئی ڈال کی ٹوٹی تازہ خبر بھی لائے ہو۔ یا خالی بھیجا کہانے کے واسطے آبیٹھے؟ قبلہ خبر تو وہ سناؤں کہ آپ بھی پھول کر کُپا ہوجائیں: بھلا سب ہندوستان اس خبر کے لئے ہمہ تن منتظر۔ اور ایک آپ ہیں کہ کانوں میں تیل ڈالے بیٹھے ہیں۔ لیجئے عینک چڑھایئے اور سنئے +

ریش دراز شیخ کی صافی بنائیگی
گاڑہی چھنیگی آج ہماری رقیب سے

مرزا قادیانی کو جب وہ پچھلے سال امرتسر کے جنگ مقدس میں ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب سے زک اُٹھا چکے الہام ہوا۔ کہ ڈپٹی صاحب پندرہ مہینے کے اندر عدم گنج کو پہنچ جائینگے وہ میعاد تو گذر گئی۔ اور ڈپٹی صاحب (عمرش دراز باد) بفضل خدا جوں کے توں صحیح و سالم ہیں۔ ہت تیری الہام کی دُم میں نمدا۔ الہام ہے یا بندر کی ٹوپی جو سر تک پہنچتی ہی نہیں۔ یا کنکوے کی شریل ڈور جس کو لوگ کہتے ہیں جھونہ ہر چہ ہو گی۔ یا گند ہک کا سر دیا یا ہوا پٹاقہ جو زنجک چاٹ کر رہ گیا۔ جس کو مرزا صاحب ڈائنامیٹ سمجھے ہوئے تھے۔ تڑاق پڑاق کیا معنی سٹ پٹ بھی تو نہ ہوئی۔ یونہی سُرسُرا کر رہ گیا: الہام ہے۔ کہ لدو گھوڑا جس پر مرزا صاحب نے مماثلت مسیح کی زین کس کر عالم بالا پر پہنچنا چاہا۔ مگر آپ جانئے لدو ٹٹو کو لاکھ ڈنڈی رسید کرو۔ تو بڑا دکھاؤ یہہ اپنی ہٹ سے کب باز آئے: کیا معنی پہلے آپ کو الہام ہوا۔ کہ گھر میں لڑکا ہوگا۔ مگر قسمت میں تو لکھی تھی لکڑی تو بہ لڑکی۔ لڑکا ہوتا تو کس طرح کہسیا کر رہ گئی۔ اور اب کی مرتبہ تو بڑے معرکہ کا الہام تھا۔ یہاں بھی ندامت ہی اُٹھانی پڑی:

مرزا صاحب ایک حکمت بھول گئے آپ کی قیافہ شناسی۔ حکمت۔ رمل۔ اور دوسرے ناجائز وسایل۔ مثلاً مرے ہوئے سانپوں کا ڈپٹی صاحب موصوف کے مکان کے دہوکے میں دوسرے صاحب کے مکان پر چڑھوانا۔ چوروں کا گروہ ڈپٹی صاحب کے واسطے مقرر کرنا۔ بددعا کرنا اور کرانا تو دم دے گئے سے اے زاہد ریائی دیکھی نماز تیری۔ نیت اگر یہی ہے تو کیا ثواب ہوگا۔ اگر آپ اپنے مریدوں کو بھی الہام کا لٹکا بتا دیتے۔ تو شاید یہہ جائنٹ سٹاک کمپنی کچھ کر دکھاتی۔ ایک تاؤ کی کسر رہ گئی: مگر حق تو یہہ ہے ع وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ نہ تو آپ کا الہام کچھ کر سکتا ہے۔ نہ علم۔ رمل و حکمت کو اس معاملہ میں دخل

ہو" بھنگی کے کہنے سے گائے بھینس مر نہیں جاتی" اب تو مرزا خود کو پہچان گئے ہوں گے - اب تو بھرم اچھی طرح کھل گیا ٭

ناظرین نور افشاں مرزا صاحب کی الہام کی کیفیت سے بخوبی واقف ہیں - آپ کا الہام نہیں ہے - یہہ تو مدتوں کے شورہ کا نتیجہ ہے - کیا معنی کہ آپ کے بھائی صاحب نے تو بھنگیوں کو سدھانے کا بیڑا اٹھایا - اور آپ مسیحیوں اور محمدیوں کی طرف جھکے - وہ تو لال بیگ بن بیٹھے - اور یہہ مثیل مسیح - ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا - بھلا وہ دماغ ہی کیا جس میں اختراع کی قوت نہ ہو - ہندی بھائی تو بھولے لوگ ہیں - جہاں مداری کی ڈگڈگی سنی - اور پہنچے تو بھی چل وہ بھی چل تو تلے میں اوپر - تماشہ دیکھنا ہے ضرور خواہ گانٹھ گرہ میں کوڑی بھی نہ ہو ٭ مگر مرزا صاحب نے ایک نئی ڈگڈگی بجائی - اور دو چار ناچنے والے بھی آپ کو دستیاب ہو گئے تب ہی تو اوروں کی نسبت کچھ زیادہ ہی اینٹھا - بغرضی آرڈر کے تو الہی نہ توڑا - منھی الگ گرم ہوتی رہی - اور پلاؤ اور قورمہ پر الگ ہاتھ صاف ہوتا رہا - ع روٹی تو کما کھائے کسی طور مچھندر - مگر ڈپٹی صاحب کا کیا کہنا - مرزا کے الہام کی مطلق پرواہ نہ کی - یہی طاقت میں وہی دلیر کے دلیر بنے رہے - ع ایں کار از تو آید مرداں چنیں کنند - پریشاں ہونا کیا معنی آنکھ تک بھی تو نیچی نہ کی ع نیچی رقیب سے نہ ہوئی آنکھ عمر بھر - میں جھکتا کیوں نظر میں تمہارا غرور تھا ٭ صبر و استقلال کو ہاتھ سے جانے نہ دیا - تمہاری تیغ کا منہ چڑا کے لیا بوسہ - کبھی نہ آپ سے ہم دب کے بانکپن میں رہے ٭ حضرت اب کیا مرزا صاحب کے ٹانکے ڈھیلے کرنا ہیں بخیے اُدھیڑنا - دھجیاں اُڑانا یا کچھ اور بھی ہے تو منھ آگے بڑھائے ٭

ہاں ایک ننھی سی بات اور بھی ہے - حافظ ولی محمد جون پیٹر ولیمس (نابینا) کو بھی اس بارے میں الہام ہوا تھا کہ ڈپٹی صاحب موصوف اس عرصہ کے اندر نہیں مریں گے - بلکہ زندہ رہینگے ٭ لیجئے صاحبان الہام ہے یا اجتماع نقیضین - ایک کی کھوپڑی تو کچھ کہتی - اور دوسرے کی کچھ اور ٭ حافظ صاحب نے سوچا - کہ مرزا نے اپنا کرتب دکھا چکی - میں پیچھے کیوں رہ جاؤں - بنگالہ کی لکڑی سونگھ کر سو گئے - اور کہاں پہنچے - عالم بالا پر - خبر لگی اور واپس آتے ہی اپنے الہام کا نتیجہ کہٹ سے مشتہر کر دیا بھینس نکودی کو دی گون - اب تو آپ لوگ دیکھینگے کہ الہام گلی گلی مارا پھریگا - ٹکے سیر بھی تو کوئی نہ پوچھے گا - سلامتی سے لگا تو لگ گیا ہے ٭ ڈپٹی صاحب جو زندہ ہیں یہہ کچھ حافظ صاحب کے الہام کی بدولت نہیں ہے - اور اگر وہ (خدانخواستہ) انتقال کر جاتے تو مرزا کے الہام کی وجہہ سے نہیں - یہہ سب کچھ خدا کے ہاتھ میں ہے - آدمی ان باتوں کو نہیں جان سکتا - مگر ہاں اتنا تو ضرور ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے منہ میں خاک تو پڑ گئی - اگر کچھ غیرت ہو - تو وہ اب بھی اس الہامی ڈھکوسلہ کو چھوڑ کر راہِ راست پر آسکتے ہیں

راقم

ریش دراز شیخ میں ہے ظلمت غریب ٭٭
اس کر چاندنی پہ نہ کرنا گمان صبح ٭٭

# مرزائی الہام

اور

# اہل اسلام

## پردہ پہلا

۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کی صبح ٭

(مرزا قادیانی تنہائی میں ٭)

| | |
|---|---|
| ہو گئی مجھ سے سخت نادانی - | بات یاروں کی میں نے کیوں مانی |
| میرے الہام کا پھٹا پردہ | میری عزت پہ پھر گیا پانی - |
| کتنے جنات میرے ہمدم تھے | میرے تابع تھی فوج شیطانی |
| وقت پر کوئی بھی نہ آیا کام ٭ | بچ گیا مجھ سے پیر نصرانی - |
| زہر وافعی بھی بے ضرر نکلے ٭ | کھل گئے میرے راز پنہانی |

(پانوں کی آہٹ سنکر مرزا صاحب چونکے ہوئے)

| | |
|---|---|
| چلو بھر پانی میں نہ ڈوبے گا | جس کا مسکن ہو موج طوفانی |
| کھائی ہیں ایسی ایسی بیسوں پچھاڑ | کونسی جنگ تھی یہہ لاثانی |
| ننگ و ناموس سے مجھے کیا کام | میری شہرت ہوئی ہے من مانی |

(جب چیلے چپاٹے جمع ہوگئے)

| | |
|---|---|
| بستر خواب پر نظر آیا ٭ | مجھکو اک مرد شکل نورانی |
| بولا - مرزا نہ غم ذرا بھر کر | تجھکو زیبا نہیں پشیمانی |
| بوڑھا آخر جئے گا کتنے سال | ریش و سر ہوگئے ہیں برفانی |
| تو بھی میعاد کو بڑھانا چاہ ٭ | ڈپٹی آتھم ہے آدمی فانی |
| سب سے بہتر ہے کر کوئی تاویل | جس سے عاجز ہو جانب ثانی |
| فتح ہر جنگ میں تجھی کو ہے ٭ | تیرے اعدا کو ہے پریشانی |

(اتنے میں ڈپٹی آتھم صاحب کا پیغام آپہنچا)

| | |
|---|---|
| سیکڑوں آئے جھوٹھے پیغمبر | سب نے آخر کو کی مگس رانی |
| چھوڑ دے اب بھی ڈھکو الہام | در عیسیٰ پہ کر تو دربانی ٭٭ |
| آج فرصت ہے - توبہ کر - ورنہ | مر کے پھر یہہ گھڑی نہیں آنی |

## پردہ دوسرا

(حافظ اور مولوی دست بستہ پادری عماد الدین صاحب کی خدمت میں)

| | |
|---|---|
| گر تو قرآں بدیں نمط خوانی | ببری رونق مسلمانی ٭ |

(پادری صاحب کا جواب باصواب)

| | |
|---|---|
| بحث کا خاتمہ کیا میں نے | چھان مارا ہے دین قرآنی |
| آخری اک مقام باقی تھا | جس پہ ہوتی تھی پردہ پوشانی |
| کیا قرآن کا ترجمہ ایسا | جس سے کھل جائے سب سلانی |
| عالمان محمدیہ کی ٭ | میں نے منظور کی زباندانی |
| نہیں ہرگز بڑھایا ایک بھی حرف | میں نے مطلق نہ کی سخن رانی |

(حافظ اور ملا نے آب بدیدہ)

| | |
|---|---|
| سوکھے ٹکڑوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں | وہ کہاں قورمے وہ بریانی - |
| کون پوچھے گا ہم سے تفسیریں | اب کہاں ہوگی وہ قدردانی |
| اب کہاں کس کے سامنے روئیں | سخت مشکل ہے سخت حیرانی |

(ملانوں کا روتے پیٹتے گھر کو جانا اور ڈراپ سین کا گرنا ٭)

# قدیم بزرگان ہند کی دانائی کا تیسرا نتیجہ

معروف بہ

# دردشائے شدران

"اکثر ہندو صاحبان اثنائے گفتگو میں بڑے فخر سے کہا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے ملک ہند سے دُنیا کے کل علوم ایجاد ہوئے۔ اور کہ ہمارے بزرگ ایسے ایسے عقلمند و دانا تھے وغیرہ وغیرہ"

اُن کی عقل و دانائی کے دو نتیجے درج اخبار نور افشاں ہو چکے ہیں۔ جن میں سے ایک جات کا بندھن مطبوعہ ۱۳ جولائی۔ اور دوسرا ممانعت عقد ثانی بیوگان مطبوعہ ۳۱ اگست سنہ حال ہے۔ جن کے مختصر نتایج کا بھی کچھ مذکور ہوا۔ کہ اُن کے طفیل اس ملک ہند اور اُس کے باشندوں اور بعض گھرانوں میں کس قدر فضیحت۔ بھلائی و بہتری کے بواعث نمایاں ہوئے اور ہوتے ہیں۔ مگر اب اُنکی عقل و دانائی اور منصف مزاجی کے تیسرے نتیجہ پر ذرا غور فرمائیے جو معروف بہ دردشائے شدراں ہے۔ جس کو معلوم کر کے ہر ایک صاحب عقل و فہم یہی کہہ سکتا ہے۔ کہ ہندو مذہب صرف برہمنوں کی بناوٹ اور اُن کے خیالات کا مجموعہ ہے۔ جس کو اُنہوں نے صرف اپنی عزت۔ بھلائی و بہتری کے واسطے ایجاد کیا۔ جو دہرم شاستر منو کے مقابلہ ذیل سے بخوبی ثابت ہوتا ہے +

فضیلت برہمناں۔ اور دردشائے شدراں

(۱) برہمن حفاظت و ترقی عالم کے واسطے مُکھ (مُنہہ) سے پیدا ہوا۔ مگر شدر واسطے غلامی کے پاؤں سے پیدا ہوا۔ ۱: ۳۱ [سلہ]

[سلہ] مقابلہ ظاہر جو ہندسے درج ہیں وہ شاستر کی ادھیا اور سلوکوں کے شمار ہیں جہاں ہندسوں کے درمیان دو نقطے لکھے گئے ہیں تو اُن کے داہنی طرف والے ادھیا اور بائیں طرف والے سلوکوں کا شمار سمجھنا چاہئے مثلاً ۱: ۳۱ یعنے ادھیاے ۱ اشلوک ۳۱ وغیرہ وغیرہ

(۲) برہمن کے نام میں لفظ منگل (خوشی) مگر شدر کے نام میں لفظ نِندا (تحقیر) شامل کرنا چاہئے۔ ۲: ۳۱ +

(۳) برہمن سے کُشل۔ مگر شدر سے آروگیہ پوچھنی چاہئے۔ ۲: ۱۲۷ +

(۴) برہمن کے چھ کرم ٹھیرائے گئے یعنے وید پڑھنا پڑھانا یگیہ کرنا کرانا۔ دان دینا لینا (۱: ۸۸) مگر شدر کے سوائے غلامی کے سب کرم دہرم نسپھل ہیں۔ ۱: ۹۱ و ۱۰: ۱۲۳ +

(۵) برہمن سب دنیا کی چیزوں کا مالک ہے (۱: ۱۰۰ و ۱۰۱) مگر شدر اپنے مال و دولت کا بھی مختار نہیں سمجھا جا سکتا ۸: ۱۷ بلکہ شدر دولت جمع کرنے سے برہمن کو تکلیف دیتا ہے ۱۰: ۱۲۹۔

(۶) سرادھ کا بھوجن صرف برہمن کو کھلانا (۳: ۱۲۴ و ۱۳۳) مگر شدر کو جھوٹا بھی نہ دینا چاہئے۔ ۳: ۲۴۹ +

(۷) برہمن سب کو یگیہ کرا دے مگر شدر کو یگیہ کرانیوالا نانش ہو جاتا ہے۔ ۳: ۱۷۹ +

(۸) برہمن سب کو صلاح دے۔ اور دہرم بُرت کا اپدیش کرے۔ مگر شدر کو نہ صلاح دے اور نہ اُسے اُپدیش کرے۔ ۴: ۸۰ و ۸۱ +

(۹) برہمن چاروں برن کی لڑکیوں سے بواہ (نکاح) کرے۔ مگر شدر صرف شدر کی لڑکی سے بواہ کر سکے۔ ۳: ۱۳ +

(۱۰) برہمن راجہ کے کام کا ملاحظہ کرے۔ مگر شدر اگر راجہ کے دہرم کا بھی بچار کرے تو راج نشٹ ہو جائے۔ ۸: ۲۰ و ۲۱ +

(۱۱) مورکھ برہمن بھی راجہ کو اپدیش کر سکتا ہے مگر شدر چاہے کیسا ہی ہو اپدیش نہیں کر سکتا۔ ۸: ۲۰ +

(۱۲) برہمن سے شدری کا لڑکا پارشو (۱۰: ۸) اور شدر سے برہمنی کا لڑکا چانڈال ہوتا ہے۔ ۹: ۸۷ +

(۱۳) برہمن اگر چیز مدفونہ کو پاوے تو سب دولت اُس کی ہے مگر راجہ بھی اگر پاوے تو آدھا اُس کو بانٹ دے۔ ۸: ۳۷ و ۳۸ +

(۱۴) اگر گواہی کے لئے کوئی طلب ہو تو برہمن کو سچ کی قسم۔ مگر شدر کو تمام پاپوں کی قسم دلائی جاوے۔ ۸: ۱۱۳ +

(۱۵) اگر برہمن جھوٹھ بولے۔ تو راجہ اُسے بغیر سزا صرف اپنے راج منڈل سے باہر نکالدے۔ مگر کوئی دوسرا جھوٹھ بولے تو اُس کا کوئی عضو کاٹا۔ اور اُس کی جایداد ضبط کیجاوے۔ ۸: ۱۲۴ و ۱۲۵ +

(۱۶) اگر برہمن کسی کو قتل کر ڈالے۔ تو صرف اُس کا سر مونڈھنا کافی ہے۔ کیونکہ برہمن کو قتل کرنا مہا پاپ ہے۔ مگر دوسروں کو قتل ہی کی سزا دینی چاہئے (۸: ۳۷۹ و ۳۸۱) کیونکہ جو برہمن کو غصہ کے ساتھ ایک تنکے سے بھی مارتا ہے۔ ۲۱ جنم تک کُتے اور گدھے کا جنم پاتا ہے۔ ۴: ۱۶۶ +

(۱۷) اگر برہمن شدر کو کوئی سخت بات کہے۔ تو بارہ پن ڈنڈ دے۔ لیکن اگر شدر برہمن کو ارے فلانے بھی کہے۔ تو اُس کے مُنہہ میں بارہ اُنگل کی سیخ آہنی جلتی ہوئی ڈالنی چاہئے ۸: ۲۶۸ و ۲۷۱ +

(۱۸) برہمن سے فیصدی دو روپیہ سود۔ مگر شدر سے ۵ روپیہ فی صدی لینا چاہئے۔ ۸: ۱۴۲ +

---

مقابلہ مذکورہ بالا سے فضیلت برہمناں اور دردشائے شدراں کی حقیقت صاف صاف ظاہر ہوئی جس کے باعث صرف اِس قدر کہنا کافی ہے۔ کہ شدر برن ایسا ذلیل و حقیر ٹھہرایا گیا۔ کہ اُس کو نسل انسانی میں بھی شامل کرنا یا سمجھنا گویا غیر ممکن ہے اور اس لئے جو سختی اُس پر کیجاے سب کچھ روا ہے۔ پشتہا پشت کے ایسے برتاؤ سے ان شدروں کی جو حالت ہو گئی ہے اظہر من الشمس ہے۔ کہ اُن کو نہ عقل رہی۔ نہ انسانیت کا خیال رہا۔ بلکہ اُنہوں نے اپنے تئیں یہی سمجھ لیا۔ کہ ہم سب دہرم کرم سے علیحدہ اور صرف خدمتگذاری کے لئے بنائے گئے ہیں۔ لہٰذا جس سبب جو کچھ ان کے خیال میں آیا اور جہاں تہاں جس فقیر فقرا سے جو کوئی دوہا۔ چوپائی ملا۔ لے بھاگے اور اُسی کو گیان سمجھ کر اپنا سہارا اور بھروسہ خیال کر لیا +

(باقی آیندہ)

## ڈیر ایڈیٹر

جناب مسٹر آتھم صاحب نے مجھے فرمایا ہے کہ یہہ خط آپکی خدمت میں بھیجدوں۔ اور یہہ درخواست کروں کہ جیسا اس میں لکھا ہے مناسب ہے کہ نور افشاں میں لکھدیا جاوے۔ کہ یہہ امر سر سر غلط اور جھوٹھہ ہے کہ مسٹر آتھم صاحب اسلام کی طرف مائل ہیں وہ تو اسلام کو جھوٹھا مذہب جانتے ہیں اور جیسا کہ پہلے عیسائی تھے اب بھی بدل و جان عیسائی ہیں اور یہہ خبر شائع کردیں۔ تاکہ ہر خاص و عام (محمدیوں) کو معلوم ہو جائے کہ یہہ نیا خیال مرزا کا لغو اور ہیچ اور پوچ ہے فقط زیادہ شوق آپکا بھائی مسیح میں میاں داس اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر فیروزپور

## نوٹس

ہر خاص و عام کی اطلاع کے لئے لکھتا ہوں کہ میں جس طرح پیشتر تھا بدستور عیسائی ہوں اور صرف خداوند یسوع مسیح کو اپنا منجی جانتا ہوں اور جیسا کہ بعض خیال کرتے ہیں میں ذرا بھی اسلام کی طرف مائل نہیں ہوں بلکہ اسلام کو سچا مذہب نہیں مانتا فقط

الراقم

عبداللہ آتھم پنشنر ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب

از فیروزپور ۔ ۱۲ ۔ ستمبر ۱۸۹۴ء

### وہ خط یہہ ہے:۔

بخدمت فیضدرجت سراسر سعادت جناب ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب دام ظلالکم العالی

بعد از تعظیمات فراوان و تسلیمات بے پایان معروض خدمت سراپا برکت آنکہ الحمد للہ والمنۃ کہ اُسنے اپنی مہربانی ہم عاجز بندوں پر مبذول فرمائی جس کا بیان قلم و زبان نہیں لکھ سکتا۔ کیا ہی بزرگ ہے اُسکا نام تمام زمین پر۔ اگر ہمارا ہر ایک بال زبان ہو جائے۔ اور خداوند خدا کی حمد میں رات دن مشغول رہے تو بھی اُسکا شکریہ ادا کر سکینگے اگرچہ اُس کے مخالف بے شمار ہوں۔ اور اُسکے گرد خیمے کھڑے کریں اور اپنے منصوبوں سے اُسپر کفر بھی بکیں۔ لیکن وہ قادر مطلق ہے۔ وہ احکم الحاکمین ہے۔ وہ اپنے مخالفوں کے منصوبوں کو اُنہیں کے سر پر ڈالدیتا ہے ✚

پشاور میں چند احمدی ہیں ایسے متعصب اور ضدی کہ اُن کا پیشوا اُن کی کم تک شاید ہوگا۔ اُن کا ایمان اُس شیطان پر ایسا مضبوط تھا۔ اور اُن کے دل کی آنکھیں ابتک ایسی بند ہیں۔ کہ روز روشن کو رات بتلاتے ہیں :: عرصہ دو تین مہینے کا گذرتا ہے۔ کہ اُنہوں نے بہت ہندؤں اور محمدیوں کے سامنے یہہ اقرار کیا۔ کہ اگر ڈپٹی صاحب فوت نہیں ہوئے تو اُسیوقت مرزا کی کتابیں جلا دینگے اور اُسکو ملعون کہینگے اور اُسی روز یعنے پانچ تاریخ کو شہر کے گرجے پر بپتسمہ لینگے۔ یہہ اقرار وہ اسلئے کرتے تھے۔ کہ اُنکا گمان تھا ۔ کہ آسمان و زمین ٹل جائینگے پر مرزا کی باتیں نہ ٹلینگی۔ لیکن اب جو خداوند خدا نے اُن کو شرمندہ کیا۔ اور ڈاکٹر ہنری کلارک صاحب نے مہربانی کر کے بہت سے اشتہار یہاں بھیجدیئے ہیں جب اُنکو مسلمانوں نے پڑھا۔ تو اُن کے گرد ہو گئے۔ اور اُن کو ملامت کرنے لگے ۔ ایسا کہ اُن کے آپس ہی دنگہ ہو گیا :: آج سنا گیا ہے کہ اُنکے ضمانتیں لی گئیں۔ کل تک تو ہم بھی اُن کے پاس جایا کرتے تھے تاکہ وہ سچائی کی راہ پاویں۔ لیکن آج نہیں گئے ✚

جسدن سے اُنہوں نے اپنے مرشد کے فرمانے کے موافق آپکے حق میں بددعا کرنی شروع کی تھی۔ ہم بھی صبح و شام کی بندگی میں یہی دعا مانگتے تھے۔ کہ اے خداوند ہمکو نہیں ہمکو نہیں۔ بلکہ اپنے نام کو جلال بخش۔ ہم پر رحم فرما۔ اور اُن لوگوں پر بھی جو تیرے مخالف ہیں۔ اور اُن کے دل کی آنکھیں کھول۔ کہ وہ تجھکو جیسا تو ہے دیکھ لیویں۔ اور ڈپٹی صاحب کو زندہ رکھ۔ ایسا نہ ہو کہ اُن کی رحلت سے بہتونکی جان ہلاک ہو جاوے :: اب ہم خدا کا شکر کرتے ہیں۔ کہ اُسنے ہماری دعا قبول کی اور آپکو زندہ رکھا۔ اور بہتونکی جانیں ہلاکت سے بچ گئیں ✚

اب میں اپنے حال کا بیان کرتا ہوں۔ کہ جب پانچ تاریخ کی شام ہوئی۔ اور ہم بندگی کر کے گرجے سے باہر آئے۔ میرے دل میں ایسی خوشی بھر گئی جیسا کہ عید کے دن سے پہلے شام کو ہوا کرتی تھی :: میں نے اپنے بیٹے عتیق اللہ کو کہا۔ کہ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں خط لکھو۔ کہ وہ ہمکو تار میں خبر عنایت فرماویں۔ ڈاکٹر صاحب کے اور آپ کے بھی ہم بڑے شکرگذار ہیں کہ ۶ تاریخ کو صبح کے ۶ بجے تار آیا اور ہمکو وہی خوشی حاصل ہوئی جو خداوند نے ہمارے لئے مقرر کی تھی۔ اُسوقت اُن لوگوں کو جن کے کان منو داروں کی مانند اللہ اکبر کی طرف لگے ہوتے ہیں۔ خبر دینے گئے سب محمدیوں اور آریا ہندوؤں نے بھی ہمارے ساتھ خوشی کی۔ مگر مرزائیوں کی گردن تار کی خبر سے ٹوٹ گئی :: شام کو ۴ بجے کے وقت میں نے سب مسیحی بھائی بہنوں کو اپنے گھر بلایا۔ خوب شکریہ کے گیت گائے۔ اور شکرانے کی دعا کی۔ کہ اُسنے مہربانی سے ہمپر اپنی رحمت اور شفقت ظاہر کی۔ پھر سب خوش ہو کے رخصت ہوئے ✚

ہم اپنے خداوند خدا کے بہت ہی شکرگذار ہیں۔ کہ اُسنے بہت بندونکی روحوں کو ہلاکت سے بچایا۔ اور اُس گمراہ کی گمراہی سے چھڑایا۔ خداوند آپ کو زیادہ عمر بخشے۔ کہ آپ کی زندگی سے اُسکا جلال ظاہر ہووے۔ آمین ✚

مین نے مرزا کو ایک نصیحت کا خط لکھ بھیجا ہے۔ اگر وہ کچھ دانائی رکھتا ہے۔ اور دماغ میں اُسکے خلل نہ ہو۔ تو سچائی کو قبول کریگا۔ اور سچائی اُسکو آزاد کریگی۔ ورنہ ہلاک ہوگا۔ خداوند اُس کا اور اُسکے پیروؤں کا ہادی ہو۔ آمین ::

آج ۱۱۔ تاریخ کو ہم سے ہدایت اللہ دوکاندار بزاز کا جو مرزا احمد کا پیرو ہے بیان کرتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے یہہ بیان کیا ہے کہ عبداللہ آتھم صاحب مسلمان ہو گئے۔ اسلئے میری پیشینگوئی پوری نہوئی۔ ابتک وہ اپنے پیروؤں کو اپنے دلی خیالوں سے گمراہ کرتا ہے :: اس لئے ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ آپ مہربانی کر کے نور افشاں میں۔ اور دیگر اخباروں میں اپنا عقیدہ بیان کریں۔ چنانچہ ہم اُنکو کی یہی رائے ہے۔ کہ ڈپٹی صاحب محمدی دین کے بارے میں جیسے وہ پہلے مسیحیت میں ہو کے رائے رکھتے تھے اب بھی

وہ اخباروں میں شائع فرماویں۔ کہ محمدی دین بالکل جھوٹھا اور شدید القویٰ کی طرف سے ہے۔ امید ہے کہ آپ اُن گمراہوں کی ہدایت کے لئے اخباروں میں یا کسی کتاب میں مفصل بیان کیجئے اور ایک خط بھی کمترین کے پاس روانہ فرماویں جو آپکا اپنا خط ہوگا کہ اُن کو دکھلایا جاوے +

العبد

آپکا دُعاگو (مولوی) حمید اللہ از شہر پشاور مورخہ ۱۱ ستمبر ۹۳ء

# لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ الْمُلْہِمِیْنَ

## وَمَا اَمْرُنَا اِلَّا وَاحِدَۃٌ

تسلیم۔ جناب ایڈیٹر صاحب اکیا ہی کہنے ہے۔ آپکے اخبار نور افشاں اسم بامسمیٰ کے مطالعہ سے جزوی وکلی حالات مباحثہ ومناظرہ وفتح عظیم کا حال معلوم ہوا اور جابجا سے نصرت من اللہ کا آوازہ گوش زد ہوا میں بھی آپکو مبارکبادی تہِ دل سے دیتا ہوں اور ایک مضمون ہدیہ نظر کمیا اثر کرتا ہوں درج اخبار فرما کر بندہ کو ممنون ومحسون فرماویں +

کلیسیا مشن سکول چھاونی انبالہ میں ایسی دُھوم دھام سے جلسہ کیا گیا کہ جمیع حاضرین وناظرین نے بے اختیار احسنت ومرحبا کا آوازہ کیا۔ جو قابل دید تھا۔ چنانچہ اِس مبارک موقعہ پر جناب ایچ گولکناتھ صاحب۔ وجناب رابرٹ سن صاحب نے بخوشی وجوش مذہب چند کلمات مسرّات دربارہ حیات مسٹر عبداللہ آتھم صاحب وزلّتِ احمد چہارم صاحب گوش زد حاضرین کئے منجانب اللہ ہر دو اصحاب جن پر بہادرانِ مسیح کا خطاب سجتا ہے۔ فی الحقیقت ذی علم وسنجیدہ مزاج ہیں +

اے حاضرین جلسہ! میں ایک ایسے مضمون کو آپ صاحبان کے گوش حق نیوش کا گوشوارہ بناتا ہوں۔ کہ جس سے صدق کذب مباحثہ ومناظرہ جناب مرزا ذلّی ومسٹر عبداللہ آتھم صاحب صدیقی جو بمقام امرتسر ہوا تھا۔ اور جسکی شکست وفتح کے نتائج تمام مذاہب کے لوگوں کے آنکھیں بردہ تھیں۔ کہ آیا پردہ غیب سے کیا سرزد ہوتا ہے۔ اکثر ذی علم فی زمانہ تو یہی کہتے تھے کہ نیل کا ماٹ بگڑ گیا ہے بھلا ایسی لچھے دار باتیں کبھی رنگ لاتی ہیں۔ کوئی شخص بن آئی نہیں مرتا کیا فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ کا وعدہ جھوٹھا ہے + ہمارے مرزا جی برادر مہدی سوڈان مادام جابجا علانیہ وجلسوں میں بزور الہام کو دپڑتے ہیں۔ دو ہاتھ کئے پچھڑے۔ اور ہاتھ پاؤں پھول گئے مرتد ملعون وملحد وکافر واکفر ودجال کذاب کا خطاب مزین گلو کرکے بیت الفکر کی راہ لیتے ہیں۔ دریں چہ شک صاحب اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ آپکا دائمی وظیفہ ہے۔ ایک دو یوم مارے شرم کے بیت الفکر کی چٹائی پر بیٹھے رہتے ہیں اس اثنا میں آپ کے راسخ الاعتقاد چیلے چپٹرے جن کی گذران حضرت کے الہام پر ہوتی ہے آجگاتے ہیں اور قسم قسم کے دلاسوں سے مطمئن کرکے اُبھارتے ہیں۔ اور یہہ کہتے ہیں کہ ہمارے مسیح ؑ آپ کی پہلی آمد پر بھی لوگوں نے آپ کو بڑی بڑی سخت تکلیفیں دیں اور حتّیٰ کہ صلیب پر کھینچا۔ کیا ہوا بقول آپکے کہ یہہ سب شکستیں وتکلیفیں بطور آزمائش منجانب اللہ ہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۔ پھر آپ اِن دلاسے پاکر بہت چُست کہتے ہیں۔ اور نئے الہام کا بازار گرم کرتے ہیں۔ عشاء کے بعد بحالت مراقبہ وجذبہ۔ فنا فی الرسول کے درجہ کی بشارت سُناتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً پلنگ پرسے گر پڑتے ہیں پھر تھوڑی دیر کے بعد خوشامد کا لخلخہ سونگھ کر ہوش میں آجاتے ہیں۔ اسمہ احمد ومسیح موعود ومجدد چہارم ودمشق وشام واسم اللّلون کی تاویل کامل طور پر کر دکھاتے ہیں۔ گویا پری کو شیشے میں اُتارتے ہیں + خطہ قادیانی کو اگر الہام خیز کہا جائے تو سزاوار ہے۔ کیونکہ کوئی نہ کوئی مرزائی خاندان سے الہامی پیدا ہو ہی جاتا ہے۔ دیکھو کتاب تکملۂ ایک جن کا نام نامی وگرامی تاہنوز خاکروبوں میں زندہ ہے۔ مگر ہمارے برگ ابن الوقت مرزا نے تو ایک جم غفیر اہل اسلام کو سبز باغ دکھا کر دائرہ اسلام سے نکال بدائرہ نو مسیحیت خود داخل کیا۔ اور اس مسیحیت کا شہرہ آناً فاناً وبلائے عالم گیر کیطرح جہانگیر ہوا البشیر کی بشارت اور پنڈت لیکھرام صاحب کی نسبت آپ کا الہام ظاہر ہی ہو چکا تھا۔ اور ہاتھ کے طوطے اُڑ چکے تھے۔ اور قلعی کھل گئی تھی۔ مگر واہ رے ابو الالہام صاحب استقلال وہ آمدم برمطلب۔ اب پندرہ مہینے بھی ختم ہو گئے اور مسٹر موصوف بھلے چنگے ہٹے کٹے موجود ہیں بھلا مرزا صاحب ہم آپسے نہ کہتے تھے کہ ایسے مسیحی پہلوان جنگ آزمودہ سے پنجہ نہ لڑائیو۔ ورنہ منہہ کی کھاؤگے۔ دیکھ لیا۔ اب آپکے الہام نے کہاں جاکر بسیرا لیا۔ ہم کیا داد دیں اور کیا منہہ دکھائیں آپنے تو ناحق اہل اسلام کو دھبہ لگایا۔ تم نے تو پہلے ہی بسم اللہ غلط کی کہ باتنا مباحثہ بخود اپنے واسطے صلیب وخروانہ ورو سیاہی کا خطاب حاصل کر لیا تھا۔ اور کاف ولام کی محکمۂ ابلیس سے ڈگری حاصل کر لی تھی۔ ہائے! چہ کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی + مرزا جی آپکا الہام دروغ بے فروغ ہے کہ وہ مہر آشکار دعیاں ہو گیا ہے۔ اور آپکے پیرانِ ارادت مندوں کے ہوش وحواس سپاٹو پر ہوا ہوئے۔ اسم شد کامل آفرین آفرین ایسی گزری ہے کہ تھوڑے ہی عرصے میں سکہ مرزائی چلا کر ایک رقم کثیرہ فراہم کر لی۔ گو شیرازہ منتخبہ قادیانی ٹوٹ گیا۔ اور نئے بھرتی کئے ہوئے رنگروٹ ایک ہی جنگ کو دیکھکر مکھی کیطرح اُڑ گئے۔ بقیہ مستعد پروا نہیں ہم تو سمجھے تھے کہ الہامی چراغ کا تیل جل چکا ہے۔ نہیں ابھی ٹمٹماتا نظر آتا ہے۔ تا بجے باد صرصر مسیحی کا جھوکا سر پر ہے + ناظرین ہم تو جانتے تھے کہ مرزا صاحب قہر درویش برجان درویش کہکر اپنے برادر مہدی سوڈان سے جا ملینگے۔ اور فتویٰ جہاد دینگے۔ وہاں خوب دال گلے گی۔ یا زندہ درگور ہونگے۔ یا خودکشی پر اقدام کرینگے یا یہہ پنجہ مسٹر کلارک صاحب گرفتار ہونگے۔ ان میں سے ایک بھی اپنے پر نہ لیا لو ایڈیٹر صاحب! پھر ہمارے مرزا صاحب شرم کا پیالہ پیکر لنگوٹا کس کر میدان جنگ جلوہ افروز ہوئے۔ واہ رے پہلوان! ابھی تو چند یوم نہ گزرے تھے کہ تم پچھڑے تھے اور روسیاہی کا داغ آپکے اسم اللّلون چہرہ سے محو بھی نہیں ہوا تھا کہ واقعہ ۹ ستمبر ۹۳ء کو پھر ایک

اشتہار از پریس مفید عام لاہور بوعدہ انعام ایکہزار روپیہ چھپا کر مسیحی شیر کو گیدڑ بھبکیاں دیتے ہو۔ (اثرے نداری) اور یہہ بھی لکھتے ہو کہ خدا نے عبد اللہ آتھم کے دل میں عظمت اسلام کا خوف ڈالا اور وہ حق کی طرف رجوع لایا۔ اس لئے موت میں تاخیر ہوئی۔ اور مَن یَعمَل مِثقَالَ ذَرَّةٍ خَیرًا یَّرَہٗ کی تاویل جو خاص محمدیوں کی بشارت کے لئے ہے۔ آپنے مسٹر ڈپٹی عبد اللہ آتھم صاحب پر کی۔ ہمارے مرزا صاحب بڑے تاویلی شخص ہیں۔ مگر ایسی ایسی جھوٹی تاویلوں سے لوگوں کو دام تزویر میں لا پھنساتے ہیں اور یہہ بھی فقرہ اسی اشتہار میں دیکھا گیا کہ ایک معاون عبد اللہ پادری جو قرآن کی چھپکے چھپکے آیات دکھاتا تھا اور ٹوٹی پھوٹی عبرانی پڑھتا تھا معلوم نہیں کہ وہ بچا ہے یا گذر گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی الہام نے مرزا صاحب سے پہلو ہی کر لی ہے۔ بخدا اب مرزا صاحب کا اصل منشا یہہ ہے کہ سلسلہ مناظرہ مسیحیوں سے جاری رکھے اور اپنا الّو سیدھا کرے۔ تا کہ آٹا دال بنا رہے۔ توبہ توبہ۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں میری اس بات کو مضبوطی سے اپنے دامن قبا سے باندھ لو۔ والدعا

راقم

احقر العباد مولوی سید عنایت شاہ اوّل مدرس فارسی مشن سکول چھاونی انبالہ

---

## مرزا قادیانی کا بہانہ

سب پر روشن ہے کہ مرزا قادیانی کی وہ پیشین گوئی کہ جس کے پردہ میں آپنے امرتسری مباحثہ میں مسیحیوں کی فتحیابی کو زعم خود پندرہ ماہ کے عرصہ تک کسی قدر پوشیدہ کر کے اپنی بھرت کے بچاؤ کی سوچی تھی سو پندرہ ماہ پورے ہونے پر وہ پیشین گوئی ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو چر بول گئی۔ منہ مرزا کو اللہ جلشانہ گی مدد ملی نہ اُن کے کہنے کے موافق آسمان مل گئے۔ اور نہ سورج تکمیل پیشین گوئی کے لئے ٹھہرا جیسا کہ مرزا گپ ہانکا کرتے تھے۔ بلکہ مرزائی جھوٹ سب پر فاش ہو گیا۔ اور دعوی مماثلت و مسیحائی سبدل بہ خبار کذاب ثابت ہوا۔ اور جو انسان ظالم کی عادت ہوتی ہے کہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا اور باوجود سمجھنے کے نہیں سمجھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا اور اپنے قصور پر قصور شوخی پر شوخی بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ آخر کار وہی کچھ مرزا قادیانی سے بھی ظہور میں آیا چنانچہ آپ کا ۹ تاریخ کا شایع کیا ہوا پرچہ فتح اسلام (برعکس نہند نام زنگی کافور) ہماری نظر سے بھی گذرا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپنے اور بھی اپنی گت اپنے ہی ہاتھوں سے بسبب واہی تباہی و کچی حیلہ سازیوں کے بنا ڈالی۔ اور ایسے ویسے بہانوں سے انہوں نے اپنے تئیں دانشمندوں کے روبرو زیادہ تر دروغ بے فروغ کا مصداق تو کیا بلکہ دروغ بے فروغ کا مجسم پتلا و حیلہ سازو مکاروں کا باپ ثابت کر دیا ہے۔ اب آپکے بہانہ پر غور کیجئے ✦

آپ لکھتے ہیں کہ ہماری پیشین گوئی کے دو حصے تھے بھلا مرزا جی دو چار دن پہلے کیوں نہ کہہ دیا کہ ہماری پیشین گوئی کا فلاں حصہ پورا ہونے والا ہے۔ خیر چوک گئے اب بھی کسی کانے لنگڑے کو گواہ بنا لیجئے ورنہ مولوی نور الدین و غلام قادر تو حاضر ہوں گے انہیں سے بانگ دلا دیجئے ✦

پھر آپ لکھتے ہیں ”اُن کی (آتھم صاحب کی) نسبت الہامی فقرہ یعنے ہاویہ کے لفظ کی تشریح ہم نے یہہ کی تھی کہ مقرر سے موت مراد ہے“ دروغ گو را حافظہ نباشد حضرت آپنے تو یہہ لکھایا تھا ”وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹھا پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں“ پھر ہاویہ کے لفظ کی تشریح کی کیا ضرورت۔ یہہ تو لغت سے سب پر روشن ہے کہ ہاویہ ساتویں دوزخ کا نام ہے جو سب سے اسفل ہے۔ اس سے تو آپ کے دل و دماغ کا موازنہ ہوا کہ آپ کیسے شخص ہیں۔ مگر وہ روسیاہی جو آپنے اپنے ہاتھوں حاصل کی وہ جو لا کی توں ہی بنی رہی۔ پھر آپ لکھتے ہیں ”لا کہ اب ہمیں خدا تعالیٰ نے اپنے خاص الہام سے جتلا دیا“ واہ مرزا جی کیا خوب الہام بھی خاص و عام ہوا کرتے ہیں۔ کیا وہ الہام آپ کا خاص نہ تھا کہ جس میں آپنے کہا تھا ”کہ اگر یہہ پیشین گوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظہور نہ فرمائی تو ہمارے یہہ پندرہ دن ضائع گئے تھے“ اور یہہ کہ ”اگر میں جھوٹھا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو“ اغلبًا یہہ خاص الہام آپ کو سب ذلتوں و لعنتوں کے پہنچنے کے بعد اب ملا ہے۔ اور وہ جو تھا سو ہارو لوگوں کو دام تزویر میں صرف پھنسانے ہی کے لئے جال تھا کوئی خاص الہام نہ تھا۔ واہ کیسے موقع پر آپ سے کہا کو اب خاص الہام دینے کی سوجھی جبکہ صدائے نفرین و لعنت و ملامت آپکے نام پر چہار طرف سے باوازِ دُہل آپ کے گلے کا ہار ہو کر آسمان تک پہنچ چکی تب آپ کو الہام ہوا۔ بھلا صاحب یہہ خاص الہام آپ کو پہلے کیوں نہ ہوا کیا خدا آپ سے کچھ ناراض تھے۔ پھر اب اس خاص الہام کا کیا اعتبار شاید یہہ بھی اُس پہلے کی طرح کہ جس میں آپ نے لکھایا تھا۔ (۱) ”وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹھا پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھکو پھانسی دی جائے ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔ اور میں اللہ جلشانہ کی قسم کہا کر کہتا ہوں کہ ضرور وہ ایسا ہی کرے گا ضرور کریگا زمین آسمان ٹل جائیں پر اُس کی باتیں نہ ٹلیں گی ...... اگر میں جھوٹھا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو“ (۲) خاص نہ ہو اور جھوٹھا نکلے۔ پھر کیا کیا جائے کیونکہ اگلا قرضہ مقبولہ خود آسمانی فیصلہ سے جبکہ مرزا جی کے ذمہ ہنوز باقی ہے دیگر کا کیا اعتبار کہ ہم پھر نئی ادھار چڑھا کر خود دیوالیہ بنیں۔ بہرحال مرزا جی کا وہ الہام دو امروں سے خالی نہ ہوگا۔ یا تو یہہ کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کو منظور تھا کہ مرزا

گو ایک الہام دیا جاوے کہ جس سے مرزا ہر طرح کی سزا اُٹھانے ذلیل کیا جاوے روسیاہ کیا جاوے رسہ آپ کے روبرو رکھا جاوے کہ خود بخود اپنے گلے میں ڈالنے کی نوبت تک پہنچے تب خاص الہام دیا جاوے۔ دوم ایسا جھوٹا الہام خدا کی طرف سے آپ کو نہ لگے ہوا اور نہ اب حرف بہانہ بنا کر اپنے منہہ پر کی سیاہی جو مہندی سنگے کھڑے پر وسمہ کا رنگ دے رہی ہے الہام الہام پکار کر دھونا چاہتے ہیں جو دُھل نہیں سکتی۔ غرض کہ اس دروغ بے فروغ نے آپکے الہام کو اُس بل میں واپس گھسا دیا ہے کہ جس سے وہ نکلا تھا۔ لہذا اللہ کا نام اس میں لینا اب بیجا ہے شیطان کا نام آپ جتنی بار چاہیں اپنے الہام کے ساتھ جوڑ سکتے ہیں۔ کیونکہ اس میں مرزائی مماثلت بھی محمد صاحب کے ساتھ خوب پھبتی ہے۔ دیکھو سورہ حج رکوع ۷ میں ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ اور نہیں بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے کوئی رسول اور نہ نبی مگر جب وقت آرزو کرتا تھا ڈال دیتا تھا شیطان بیچ آرزو اُس کی کے۔

اور یہہ جو لکھا ہے اُنھوں نے کہ "آتھم صاحب نے عظمت اسلام کا خوف اور وہم اور غم اپنے دل میں ڈالکر کسی قدر حق کی طرف رجوع کیا۔ اور نیک کام کے سبب وہ زندہ رہے"

یاد رکھئے کہ آتھم صاحب کے دل میں عظمت اسلام کے خوف کا نام تک نہیں اور نہ ہووے گا وہ مرد خدا پاک باز ہیں آپکے اسلام کو اُنھوں نے کب کا ردی کر چھوڑا ہوا ہے۔ جیسا کہ اب بھی اُن کے اقوال و افعال سے اظہر من الشمس ہے۔ البتہ لچے اور چلتے بدمعاش جو اس عرصہ میں اُنکی جان کے خواہاں اور آپکی پیشین گوئی کے پورا کرنے کے اوزار بن کر وقت بوقت خفیہ اُن کی گھات میں لگے رہتے تھے۔ وہ اُن سے بڑے استقلال و صبر سے سب تکالیف و خرچ کثیر کی برداشت کر کے اپنی جان خونخواروں سے نقل مکان کر کے بچاتے رہے۔ اگر اسی کا نام آپکے یہاں عظمت اسلام باقی رہا ہے تو لو یہہ بھی سہی گیا وہ مرد خدا جوں کا توں آپکا قافیہ تنگ کرنے کو موجود ہے۔ ابھی ذرا آگے تو آو گیا ہی عظمت چھپ پڑتی ہے +

پھر آپ لکھتے ہیں خلاصہ "کہ تین دفعہ آتھم صاحب انکار کریں کہ پندرہ ماہ میں اُنہیں سچائی اسلام کا خیال عظمت و صداقت الہام نے گرداب غم میں نہیں ڈالا وغیرہ۔ تو ایک ہزار روپیہ امانتاً بضمانت ڈاکٹر کلارک صاحب و عماد الدین صاحب کے پاس رکھ دیتے ہیں۔ اگر ایک سال میں وہ فوت ہو جائیں تو روپیہ مذکور ضامنوں سے بلا توقف واپس ملجائے ورنہ اُن کا ملک ہو وے" [illegible]

ناظرین کو یاد ہوگا کہ مرزا مذکور روپیوں کی شرط اکثر لگاتا رہا ہے کہیں پانچ سو کہیں ہزار کہیں دس ہزار کی لیکن آج تک کسی کو پھوٹی کوڑی بھی نہیں دی۔ اور نہ مانوں گا نہ مانونگا تو آپ کے شیوہ میں داخل اور ورد زبان ہی رہا ہے۔ آپ نے جب امرتسری مباحثہ میں پیشین گوئی لکھوائی تو اُس میں یہہ شرط قرار دی تھی "کہ میں ہر ایک سزا اُٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھکو ذلیل کیا جائے۔ روسیاہ کیا جائے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے۔ مجھکو پھانسی دیا جائے .......
اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو" اور اب اُس شرط سے بڑھ کر ہزار روپیہ سو وہ بھی ضمانت پر امانت رکھنے کی آپکو سوجھی ہے۔ سو اگر اپنی ذلت روسیاہی وغیرہ کے لئے بھی آپ اپنے یاروں وغیرہ میں سے کسی ایک ضمانت میں عیسائیوں کے پیش کئے ہوتے تو آج کل جبکہ آپ صاف جھوٹے ثابت ہو چکے تھے کہ آپ کا الہام و پیشین گوئی پھر بول گئے۔ تو جیسے اب آپ سزا کے خوف سے کترا کر بہانے جوڑنے لگے آپ کے شریف ضامن تو ایسا نہ کرتے اور نہیں تو معافی تو ہاتھ جوڑ کے مانگتے پر آپ خوب کھیل کھیلا کرتے ہیں داؤد کے پیچ میں شیطان کی بھی کیا مجال جو آپ جیسا کرتب کر جائے +

سنئے مرزا جی پہلے آپ اپنی پہلی شرط تو پوری کریں پھر ازاں بعد دوسری شرط کا نام لیں۔ اور وہ بھی اپنے ہاتھوں اسے پوری کیجئے۔ کیونکہ بزرگ آتھم صاحب نے تو نہ آپکو شرط لگانے کو فرمایا اور نہ آپکی پیشین گوئی و شرط کو منظور کیا تھا۔ یہہ تو آپ ہی نے خود بخود اپنے لئے تجویز کی تھی۔ سو اب آپ ہی اُس کو اپنے ہاتھوں پورا کر کے اپنے وعدہ کے سچے پن کو دکھلائیں۔ اور جبکہ آپ اپنے کہے کو ہی زیب نہیں دیتے تو اب آتھم صاحب کیوں آپ جیسے سے جو بر قول خود ...... کے مصداق ہیں ذرا سی بھی توجہ مبذول فرماویں + اور یہہ بھی یاد رکھئے کہ جبکہ ہم سبھی اپنے تئیں بہ رضائے خداوند سپرد کر چکے ہیں موت سے کچھ خائف نہیں بلکہ موت ہمارے نزدیک نفع اور وصال خداوند کا ایک دروازہ ہے تو ہم اُس کے نہ آنے کے لئے شرطیں کیوں باندھیں۔ اور اپنے ایمان کے خلاف کیوں کریں۔ ہمارے رات دن یہہ ورد زبان ہے "اے خداوند اب تو اپنے بندے کو اپنے کلام کے موافق سلامتی سے رخصت دیتا ہے کیونکہ میری آنکھوں نے تیری نجات دیکھی" +

الراقم

ٹامس ہاول لشیر +

---

## ڈیر ایڈیٹر صاحب

روزمرہ کے مشاہدے میں آتا ہے کہ زمانہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہے لہذا مختلفہ خیالات لوگوں میں بھی انقلاب کرتے رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہہ ہے کہ طبیعت انسان ترقی پذیر ہے۔ زمانہ طفلی میں کسیقدر صدق و کذب کی آمیزش ہوتی ہے مگر کبر سنی میں صداقت ظاہر ہوتی جاتی ہے۔ اور کذب کا مایہ بتدریج انسان کے مدرکہ سے کالعدم ہوتا جاتا ہے۔ چنانچہ اہل ہنود کی سلسلہ تاریخ میں بھی پایا جاتا ہے ایک زمانہ تھا کہ وہ نیچر پرست تھے۔ بعدہٗ قائل توحید ہوگئے پھر بدھ مت نے اپنا سکہ جمایا۔ مگر برہمنی مذہب پر غالب

بعد ازاں اہل اسلام نے اپنا ڈنکا بجایا۔ الا وہ کسی قدر اس ملک میں کامیاب ہوئے۔ مگر ہندو مت کی تاب مقابلہ نہ لاسکے پھر اُسی زمانے میں گورو نانک نے اپنا پنتھ قایم کیا۔ اور وہ بہت کا ساعی ہوا کہ اہل ہنود و اہل اسلام کو اپنے مذہب میں شامل کرے الا ناکامیاب رہا۔ اگر یہہ سوال پوچھا جاے کہ کیا سبب ہے کہ ہندکو بالا مذاہب برہمنی مذہب پر کہیں غالب نہ آئے۔ تو اُس کا جواب یہہ ہے کہ اہل ہنود بمقابلہ دیگر اقوام کے زیادہ تر مہذب و شایستہ تھے چنانچہ اُنہوں نے دیگر اقوام کو بہت کچھہ سبق پڑہایا۔ جن سے وہ مقلد رسوم و طریقہ اہل ہنود بنے۔ گو ابتک کذب و صدق کے آمیزش پائی جاتی ہے اس کی خاص وجہہ یہہ ہے کہ دیگر مذاہب کے لوگ بائبل کا مطالعہ تاہنوز تعصب سے کرتے ہیں۔ جیسا کہ رنگین عینک کے لگانے سے رنگین ہی نظارہ نظر آیگا پس اس طرح سے جب کتاب مقدس کا مطالعہ ہوتا ہے تو اُس کی خوبیاں بھی بُری ہی نظر آئینگی میرے خیال میں وقت آتا جاتا ہے کہ تمام لوگ تعصب کی عینک کو اُتار پھینکینگے اور صدق دلی سے اُس کا مطالعہ کریں گے۔ مسیحی قوم کا راج اس ملک میں قایم ہے۔ اور اُن کی تہذیب اہل ہنود و دیگر مذاہب سے کہیں بڑھہ چڑھکر ہے جس کے نتایج روزمرہ نظر آرہے ہیں کہ ہندوستان میں ہر ملت و مذہب کے لوگ اپنی وضع و قطع و تراش و خراش بدل رہے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ تمام کا رخ توجہہ بمذہب مسیحیت مایل و راغب ہے۔ چنانچہ برہمو فرقہ اسی قسم کا ہے اور حال میں فرقہ قادیانی خاکدانی کا رُخ توجہہ شریفہ بجانب مذہب مقدس ہے اگر در حقیقت دیکھا جائے تو مفہوم ہوگا کہ مسلمان جوں جوں معراج ترقی پر پہنچتے جاتے ہیں اسی قدر دائرہ اسلام سے تجاوز کرتے جاتے ہیں مثلاً شروع میں فرقہ صوفی و قلندریہ جن کی تعلیمات مسیحی مذہب کی طرف بہ نسبت مذہب محمدی زیادہ تر مایل ہے۔ دیکھو کتاب انسان کامل باب ۵۰ + اسی طرح فرقہ نیچری جس کا سرغنہ بالقابہ سر سید احمد خان صاحب ہیں۔ فرقہ قادیانی المعروف دمشقی جس کی شان میں مرزا صاحب نے یہہ آیت لکہی ہے۔ من دخلہ کان امنا۔ یا یوں کہو کہ اس آیت کی تاویل بقصبہ قادیان منسوب کی ہے مرزائی بیت الفکر کی ظلموں کو نظر انداز کرکے اگر اس کے فرقہ کا آغاز دیکھا جائے تو صاف ظاہر ہے کہ اس کا رخ بھی مسیحی مذہب کی طرف ہے جیسا برہمو فرقہ اہل ہنود میں ہے ویسا ہی فی زمانہ قادیانی فرقہ مسلمانوں میں ہے۔ اس لحاظ سے ہم کو امید قوی ہے کہ کبھی کبھی اس فرقہ کے کل لوگ مشرف بمذہب مسیحیت ہوں گے۔ اور اسی وجہہ سے حقیر کو اس فرقہ سے کسی قدر ہمدردی بھی ہے۔ باقی رہا مرزا کی ظلموں کے نسبت اس میں حقیر اول اہل اسلام کی طرف مخاطب ہوتا ہے میرے ناقص خیال میں مرزا قادیانی کا مجدد اسلام ہونا نہایت ہی مقام اندیشہ ہے۔ سوڈان میں امام مہدی نے ایک جم غفیر جہلا کا ناحق خون کرادیا۔ ابتک معلوم نہیں کہ کیا کچھہ کریگا۔ مگر اس کارروائی سے ترقی اسلام مقصود نہیں ہے۔ بلکہ سراسر باعث زوال ہے حتی کہ وہاں پر سرکار انگلشیہ کا تسلط ہوگیا۔ میں نہیں جانتا کہ خواہ مرزا کا منشا ہے یا کہ نہیں کہ وہ حقیقی مسیح یا امام بنکر اس ملک میں جہاد کرے مگر اس میں شک نہیں ہے کہ عقل کے اندہے مسلمان جہلا اُس کے دام تذویر و مکر میں آکر علم جہاد بلند کریں۔ خاص کر جبکہ مرزا اپنے منہہ سے دربارہ لاش منکرین کہ وہ سلامت نہیں رہینگی ایسے الفاظ نکالتا ہے کل اناء یترشح بما فیہ یعنے کہ جو کچھہ برتن میں ہے وہی رستا ہے جہلا لوگ اس کی تاویل جسمانی خونریزی کی طرف ضرور کریں گے۔ اور یہہ بھی کلمہ زبان سے اکثر نکالا کرتے ہیں کہ خداوند فرماتا ہے کہ اے مرزا تو مجھہ سے ہے اور میں تجھہ سے ہوں۔ ان الفاظ کے سننے سے جہلا لوگ جوش زن ہو جاتے ہیں پر جائے خوف ہوتا ہے۔ اور بانئ فرقہ ہذا و انصار کے حق میں نتیجہ اچھا نہوگا +

میں نہیں جانتا کہ مرزا صاحب اور اُن کی کمیٹی کی کیا منشا ہے پس اہل اسلام اہل بصیرت جو کہ بوجہہ معقول اُن پر فتوی کفر از روئے شریعت محمدی لگا چکے ہیں اسبات کے بھی ساعی رہینگے کہ آیندہ مسلمانوں کو مرزائی تعلیم کے زہریلے ڈنک سے بچائیں اور آخر میں میں اپنے برادران مذہب کی طرف مخاطب ہوتا ہوں کہ حتی الوسع بمذہب جنگ اپنا توکل و انحصار خداوند پر رکھیں اور مرزا صاحب اور آنکے انصار کے لیے دعائے خیر مانگتے رہیں کہ وہ اس بیت الفکر کے اوہام سے جس میں کہ وہ مقید و مبتلا ہیں نکل کر حقیقی بیت اللحم میں داخل ہوں تاکہ روحانی سوئی کہولکر عرفان و معرفت کو حاصل کریں خدا وہ دن جلد لاوے +

آمین

احقر گولکناتھ

---

بخدمت مکرم اڈیٹر صاحب نور افشاں

بعد نیاز تصدیعہ یہہ ہے کہ فتح اسلام اور مختصر تقریر مرزا صاحب قادیانی کا جواب میری طرف سے یہہ ہے کہ مینے کچھہ بھی عظمت اسلام سے جناب کی نبوت اولین میں نجات کے لئے مدد نہیں لی ہاں البتہ میں جناب کے خونی فرشتوں سے ڈر کر چھپتا ضرور رہا ہوں خصوصاً چار مہینے آخری آپ کی ۱۵ ماہ کی نبوت میں نہ اسلام کی عظمت الہامی سے اور نہ اسلامی توحید کی تعظیم سے اور نہ تثلیث میں کچھہ تنزل ہو کر یا ابنیت والوہیت مسیح میں مذبذب ہو کر اگر تثلیث و ابنیت والوہیت میرے نزدیک وہی صحیح ہے جو بوقت مباحثہ مینے شرح کی تھی ہاں باقی رہی یہہ بات کہ میں نے پہلے جناب کے ساتھہ کوئی شرط یا قسم باندھی نہیں اور نہ آیندہ باندھونگا اور نہ آپ کے روپیوں کا مجھے کچھہ لالچ ہے۔ اور جنہوں نے آپ کے ساتھہ کچھہ بیہودگی کی ہے اور جو اب آپ کے ساتھہ کرتے ہیں اُس کے شامل میں نہیں۔ یہہ بھی جناب مرزا صاحب کو معلوم ہو کہ قریب ستر برس کی تو عمر ابھی میری ہے پھر آیندہ سال بڑھانا جناب کے کیا معنے رکھتا ہے۔ کیا جناب کے خونی فرشتوں کو پہلے موقع میرے مارنے کا نہیں ملا جو ایک سال کی مہلت اور طلب ہوتی ہے مرزا صاحب سچے خدا سے ڈرو میں تو موت کے لئے طیار ہی بیٹھا ہوں مگر آپکو بھی مرنا ہے۔ میں آپ سے بدلہ کچھہ نہیں چاہتا مگر خدا سے آپکی خیر و عافیت کی دعا مانگتا ہوں + والسلام

عبد اللہ آتہم مقام فیروزپور

محررہ ۱۷ ستمبر ۱۸۹۴ء +

# واقعات آورائیں

## زیور کی بدولت بچہ کی جان گئی

راجپوتانہ گزٹ ناقل ہے کہ ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ اوّل تو چھوٹے بچوں کو بالکل زیور نہ پہنایا جائے اور جو پہنائیں تو اُن کی حفاظت کریں مگر ہمارے ملک کے شیخی خورے ماں باپ سُنتے ہیں بیچارے ناسمجھ بچوں کو چاندی سونے کا زیور پہنا کر موت کا شکار بناتے ہیں چنانچہ اخبار سر بہت بوندی نے ایک غضبناک واقعہ کا ذکر کیا ہے جس کے سُننے سے کلیجہ منہہ کو آتا ہے ہمعصر مذکور لکھتا ہے کہ خاص بوندی میں اسی ہفتہ کے اندر ایک مہاجن کا لڑکا بعمر ۱۲ سالہ شام کا کھانا کھا کر اپنے گھر کے دروازہ پر بیٹھا تھا کہ اچانک غائب ہو گیا ہر چند تلاش کیا مگر پتہ نہ ملا۔ تب والدین نے مدار المہام صاحب کو اطلاع دی اُنہوں نے جا بجا پہرہ چوکی قایم کر دیا اور راستے روک دے حد درجہ کی تلاش کی تو بعد غروب آفتاب لڑکے کی نعش ایک کوچہ میں ملی معلوم ہوتا ہے کہ رسّی سے پھانسی دیکر ہلاک کیا گیا ہے۔ آخر قاتل بھی پکڑا گیا۔ اس لڑکے کے جسم پر پانسو روپیہ کا زیور تھا۔ ہماری رائے میں اس بچّہ کے قاتل لڑکے کے والدین ہیں جنہوں نے زیور پہنایا اور حفاظت نہ کی +

سرکار دولت مدار ابھی اس معاملہ پر غور فرما کر کسی خاص قانون کے ذریعہ سے بچّوں کو زیور کا پہننا جرم قرار دے تو ہزاروں بچّے ناگہانی موت کے پھندے سے بچ جائیں ؛

## عجیب اعتقاد

بالائی وادی کلّو میں ایک بکری کے باعث بہت دہشت پیدا ہو رہی ہے۔ جس کی کیفیت اس طرح پر بیان کی گئی ہے۔ کہ وہاں کے لوگوں سے برہما دیو اور برما دیوتا نے جن کے لوگ بہت معتقد تھے زمینداروں سے ایک بکری کی اپنے لئے بھینٹ چاہی مگر لوگوں نے بے اعتقادی سے نہ دی اس پر برہما اور برما دیوتاؤں نے اپنے چیلوں کے منہہ سے انکو کہلوایا کہ تم پر بھاری قہر نازل ہوگا۔ پہاڑ ٹوٹ کر موضع گوشال کے قریب دریا بیاس کو بند کر دیگا اور پھر ٹھیک ۱۹۔ اگست کو دوپہر کے وقت پھٹ کر دریا کے دونوں طرف تمام کھیتوں اور دیہات کو برباد کر دے گا۔ دیہاتی جو پہلے ہی ماہ مئی میں فلگائی کے حادثہ سے ہیبت ناک ہو رہے تھے۔ یہہ الہام سُنتے ہی بلند پہاڑیوں پر جنگلوں کو بھاگ گئے۔ اور اسقدر خوف زدہ ہو رہے ہیں کہ اس تاریخ کے گذر جانے کے بعد بھی اب تک واپس نہیں آتے۔ حالانکہ آفت مذکور کا اس وقت مطلق کوئی آثار پایا نہیں جاتا۔ مگر طرفہ یہہ ہے کہ اب تک زمینداروں نے بھی دیو اور دیوتا کو بکری نہیں دی +

## ہلاکت

۲۰۔ اگسٹ کو دہلی گھاسی رام کے کوچہ میں قابل افسوس واردات ہوئی۔ ایک برہمنی نے اپنی چودہ سالہ بہو کو چکّی وغیرہ نہ پیسنے پر موسلی آہنی ہاون دستہ سے مار ڈالا۔ پہلے بھی اکثر مارا کرتی تھی۔ اس کا سر کچل کر کوٹھری میں ڈالدیا۔ کچھ دیر تک وہ وہاں زندہ رہی اور ہائے ہائے کرتی رہی اور چند مرتبہ اپنی ساس سے پانی مانگا اور کہا کہ میرا دم نکل رہا ہے مگر اُس بے رحم نے ایک نہ سُنی اور اطمینان سے روٹی پکاتی رہی۔ جب اُس کا شوہر اور بیٹا آیا اور دریافت کیا کہ بہو کہاں ہے تو اُن سے کہا وہ اندر ہے تم کھانا کھالو اُن کو شک ہوا اندر جا کر دیکھا تو اُس کو مُردہ پایا۔ برادری میں خبر کرائی اور نعش لیجانے کا ارادہ کیا کہ اس لڑکی کے بدنصیب باپ کو بھی خبر ہوئی جس کو اُن کی طرف سے اُس کی بیٹی کے مرنے کی اطلاع نہیں کی گئی تھی وہ آیا تو ان لوگوں نے نعش کے دکھانے میں بہت عذر اور پس و پیش کیا مگر زبردستی جب اُس کو جا کر دیکھا تو بیحال پایا کہ جا بجا سے خون بہ رہا ہے اُس نے فوراً پولیس میں اطلاع کی۔ پولیس آئی نعش شفاخانہ بنابر ملاحظہ ڈاکٹر صاحب بھجوادی گئی اور پولیس نے ان تینوں کو تین ہزار روپیہ کی ضمانت پر چھوڑ دیا مقدمہ زیر تحقیقات ہے ؛ (پولیس نیوز)

## قابل تقلید مثال

ٹیمپرنس سوسائٹی سہارنپور کے ایک معزز ممبر نے جنکے سوسائٹی کے اور بہت سے احسان ہیں صرف اس غرض سے شراب کی دوکان کے قریب مکان لے رکھا ہے کہ جو لوگ خریدار شراب آیا کریں اُن کو اس خانہ خراب کے نتایج مضرت آمیز سنا کر اس مخوس کے ترک کرنیکی صلاح دیں اور اُن سے اس نابکار کے چھوڑانے کی کوشش کریں اُن کے ہر وقت نصیحت کرنے سے لوگوں کے دلوں پر بہت اثر پڑا اور بہت سے لوگ تائب ہو گئے۔ بلکہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ جتنی دوکانیں شراب کی سہارنپور میں ہیں امسال سب کا نیلام بہ نسبت سال گذشتہ کے ترقی پر رہا۔ لیکن اس دوکان کا نیلام دو سو روپیہ کم کو ہوا۔ ملک میں ایسے خیر اندیش اور بہبودی خلایق کی تدبیریں سوچنے والے شخص غنیمت ہیں اُمید کہ اور لوگ بھی ایسے شخص سے سبق حاصل کر کے بہبودی خلایق کی تدبیریں سوچنے کی طرف رجوع ہوں گے ؛

## رُوسی جاسوس

یہہ خبر افواہی طور پر لکھ چکے ہیں کہ کشمیر میں چند جاسوس وارد ہوئے تھے لیکن بوجہہ اس کے کہ باضابطہ پروانہ راہداری نہ رکھتے تھے وہاں سے نکال دئے گئے۔ اس خبر کی نسبت ایک اخبار لکھتا ہے کہ چار یہودیوں کی ایک جماعت کشمیر میں وارد ہوئی تھی۔ یہہ کہتے تھے کہ ہم تاجر ہیں اور قسطنطنیہ

سے آئے ہیں اور غرض یہہ ہی کہ اخروٹ کی لکڑی جو کشمیر میں ملتی ہے خرید کریں اور ٹرکی کو واسطے فروخت کے روانہ کریں۔ اُنہوں نے سلطان المعظم کا فرمان پیش کیا اور نیز جن ملکوں میں سے گذرے تھے اُن کے حکام کے فرمان بھی دکھانے کو پیش کئے کہ ہم لوگ بغیر اجازت کے نہیں آئے ہیں۔ بہرحال حکام کشمیر کو شبہہ تھا کہ یہہ خفیہ جاسوس ہیں پس ان کو حکم ہوا کہ قلمرو کشمیر سے نکل جائیں چنانچہ بہ تعمیل اُس حکم کے وہ لوگ وہاں سے چلے گئے + (عام)

## تمباکو اور کفر +

ایک اخبار لکھتا ہے کہ حال میں ہزارہ جات کے ایک عالم مولوی نے پشاور میں وارد ہو کر یہہ ارادہ ظاہر کیا کہ ہم یہہ ثابت کرنے کے لئے یہاں کے ملاؤں سے مباحثہ کریں گے کہ تمباکو کا استعمال ازروئے قرآن شریف ناجائز ہے اور یہہ کہ جو لوگ اس کا استعمال کرتے ہیں وہ کافر ہیں۔ حکام نے یہہ خیال کر کے کہ اس قسم کے مباحثہ سے بلوہ ہونے کا احتمال ہے مُلا مذکور کو اس مضمون کے اشتہاروں کے شایع کرنے سے روک دیا اور پولیس اس کی حرکات کی نگرانی کر رہی ہے ۰ (امنہ)

## لاہور کی خبریں

۲ ستمبر کو شاہ عالمی دروازہ کے باہر ایک ہندو کا چھ سات سو روپیہ کا مال اُچکے اُڑا کر لے گئے ہیں۔ کیفیت اس طرح ہے کہ ہندو مذکور باہر سے آیا ہوا تھا۔ شکل سے سادگی جو معلوم ہوئی کئی ایک اُچکے اُس کے پیچھے لگ گئے۔ اُس کو بہانے سے شہر کے باہر لے گئے اور تین جینہ کے تالاب کے پاس جیا ایک نے تاش کے پتوں کے ذریعہ کچھ روپیہ اُڑا لیا آگے چل کر کیوں نے ملمع سنہری کڑوں کا دھوکہ دیا۔ اس طرح روپیہ اڑانے کے بعد جو کچھ بچا وہ ٹھگوں نے زبردستی سے چھین لیا۔ بیچارے بیوقوف کو مارا اور بھاگ گئے۔ پولیس تلاش میں ہے کہتے ہیں کہ ۲۰۰ روپیہ نقد اور ۵۰ کے زیور لوٹے گئے +

موضع منہیالہ متصل لاہور سے ایک عورت اور اسکی معصوم لڑکی لاہور میں بھاگ آئی اور یہاں بازار میں بھیکھ مانگ کر گذارہ کرتی تھی۔ ۲ ستمبر کو اُن کے والی وارث خبر پاکر یہاں آ گئے اور عورت کو کوسنے لگے کہ تو ہماری بدنامی کرتی ہے عورت ضد کرتی تھی کہ تم نالائق ہو میں تمہارے پاس نہیں رہتی تمہاری کمائی کھانے سے بہتر ہے بھیکھ مانگ کر گذارہ کروں گی اسی طرح ضد کرتی رہی۔ عجب حالت اس وقت کی تھی۔ آخر کار اور لوگوں کے کہنے سننے سے ماں اور لڑکی اپنے بھانجوں کے ساتھ چلی گئی۔ معلوم نہیں ان بیچاری کو کیا دکھ تھا +

قریب دہلی دروازہ ایک مُلا نے یہہ جال پھیلایا ہوا تھا کہ لوگوں کی قسمت بتاتا تھا اور سوال حل کرتا تھا اور لوگوں کو اُمیدیں دلاتا تھا اس طرح دو چار روپیہ روز کمانے کے علاوہ موقعہ پاتے ہی رئیسوں کو بالکل ہی مونڈ لیتا تھا۔ اسی طرح ٹھگتے میں ایک شخص کا تمام مال اسباب اُڑا لیا اُس نے پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس کی خبر پاکر اُس نے بھی اپنا انتظام سوچ لیا۔ ۳ ستمبر کو پولیس اُس کے مکان پر پہنچی تو وہاں تالا لگا ہوا پایا۔ دیکھیے مُلا صاحب کا پتہ لگتا ہے یا نہیں +

دریائے راوی پر ایک اُداسی سادھوؤں کے جھنڈ میں ایک لڑکا خوبصورت چودہ پندرہ برس کا دیکھا گیا ہے۔ ۳ ستمبر کو کئی آدمیوں نے اُس سے پتہ نشان پوچھا اُس نے نام تک بتانے سے انکار کر دیا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سادھو کا منتر چل گیا ہے اور لڑکا فقیر بننا چاہتا ہے۔ کئی لوگوں کے اشتہار اخبار عام میں حال ہی چھپے ہیں کہ ان کا لڑکا گم ہو گیا ہے۔ پولیس اور وارثوں کو چاہیے کہ اس کا کھوج نکالیں + (عام)

## آگرہ +

سبحان اللہ وبحمدہ حضرت آگرہ شریف کی بھی شان عجیب غریب ہے مدتوں سے غل شور مچ رہا تھا کہ نصف ساڑھ اور سلامساون خالی گیا اب بھادوں میں کیا ایک بوند تر پڑے گی چنانچہ ۲۲ اگست سے برسنا شروع ہوا اور آج ۹ ستمبر تک برس ہی رہا ہے اس میں ۲۹-۳۰ اگست کی درمیانی رات تو قیامت کی تھی سارے میاں آگرہ صاحب لوٹ پوٹ کے ایک ڈھیر ہو گئے صرف بازار کا دُم تو باقی ہے اندر بالکل غائب بہت سے دب مرے ایک ایک شب کی زچائیں میدان میں پڑی رہ گئیں ہزاروں بندۂ خدا میدان میں سرگرداں ڈالے دریاں اور پال تانے پڑے ہیں اب تک بارش نہیں تھمتی اور مکان گرے چلے جاتے ہیں اور لوگ دبتے ہیں ۲۹ و ۳۰ تاریخ کی شب کا ذکر ہے کہ ایک شخص الٰہی بخش نامی محلہ نئی بستی میں اپنے بنے ہوئے سہ منزلے مکان میں سوتے تھے تمام مکان اڑا اڑا دھم کر کے آن پڑا وہ سوئے عدم سدھار گئے گھر میں اکلوتے کماؤ تھے اگر گھر والوں میں سے کوئی اور بچ بھی رہا ہو تو کس کام کا خیر لوگوں نے انہیں کھود کھاد کے نکالا چونکہ اُن کے مکان میں تو جگہہ ہی نہیں رہی تھی لوگ لاش کو چار پائی پر ڈال کے تجہیز و تکفین کے لئے محلہ کی مسجد میں لیچلے اثنائے راہ میں ایک اور مکان کی دیوار بھی اُن پر آن رہی کہ چاروں کندھا دینے والے بھی دب مرے برسات تو سب جگہہ ہوتی ہے لیکن آگرہ کی سی بے لیکھا کہیں نہ ہوتی ہوگی جن صاحبوں کو دبکے مرنا منظور ہو وہ بلا غل و غش یہاں چلے آئیں ہم انہیں برسات کی سیر دکھا دیں گے ۔ رات کو خوف بارش اور خوف مکانات سے سونا دشوار ہو گیا غربا پر اور ایک آفت ٹوٹی کہ برہنگی اور گرسنگی کے علاوہ اب بیٹھنے کو بھی جگہہ نہ رہی۔ کوٹھے اور دیواروں کے گرنے سے بہت سے مکانات بے پردہ اور بے روک ہو گئے چوروں کا زیادہ خوف ہو گیا محافظان شہر کی مزید توجہ جانب حفاظت مطلوب ہے دریائے جمن شدید طغیانی پر ہے مکانات معین لب دریا پر خطر حالت میں ہیں۔ افواہ ہے کہ کچہری کلکٹری میں چور گھسے اور چند تالے توڑے دری اور قالین لے گئے جس اُمید پر آئے تھے وہ مال اُن کے ہاتھ نہ لگا تاریخ ۹ ماہ حال سید خجندی تیراکی کا جو بڑی دھوم دھام سے ہوا سب قوم کے لوگ تیرنے کو گئے تھے۔ نواب امانت علیخان بہادر امرائے رامپور جنہیں یہاں غالباً آٹھ دس مہینے سے یہاں تشریف لائے ہیں بڑی خیرات آپ کے دولتخانہ فیض کاشانہ جاری ہے علاوہ خاص

## ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

**لنڈن** میں اُس بارونق نمائش کی طیاریاں ابھی سے
[ہو]رہی ہیں جو ۱۸۹۵ء کے شروع میں سلطنت ہندوستان کے متعلق ہوگی
[ج]س جگہ یہ نمائش ہوگی اُس کا رقبہ ۲۲ ایکڑ ہے اور وہ کل ریلوے سٹیشنوں کا مرکز ہے +

**لنڈن** کے ڈاکخانہ میں تقریباً تیس پونڈ ماہوار کی دس
[آ]سامیاں خالی تھیں۔ ان آسامیوں کے لئے چھ سو آٹھ لیڈیاں اُمیدوار
[تھ]یں جنہوں نے مقابلہ کا امتحان دیا تھا +

**انگلستان** میں ۲۷ ہزار نو سو عورتیں ڈاکخانوں میں ملازم
[ہ]یں۔ ۷۰ ہزار عورتیں مختلف سرکاری دفاتر میں کام کرتی ہیں
[چ]ار ہزار چھاپہ خانوں میں ہیں اور ۱۲ لاکھ ۵۶ ہزار خدمت گاری
[ک]رتی ہیں +

**ممالک** متحدہ امریکہ کے اخباروں کے مالک ہر سال
[...]یں ۵،۰۰۰،۰۰۰ روپیہ تازہ خبریں حاصل کرنے کے واسطے خرچ
[ک]رتے ہیں۔ بیشک اُس ملک میں ہی اخباروں کی قدر ہے +

**ایڈنبرا** کے مدرسہ فنون میں ایک طالبعلم جو ماں کے
[پ]یٹ سے بیدست پیدا ہوا ہے پاؤں سے نقشہ کشی اور روغن کاری
[ک]رتا ہے۔ اور تصویر کشی میں دوم درجہ کا امتحان پاس کرچکا اور
[ا]نعام پاچکا ہے +

**یونان** میں ایک پادری صاحب ایک سو بیس برس
[ک]ے ہوکر مرے۔ وہ شراب اور تمباکو سے پرہیز کرتے تھے۔ ۹۹
[بر]س تک پادری کا کام کیا مگر مرنے کے دن تک ان کی سماعت
[و] بصارت میں فرق نہ آیا تھا +

**چین** کی شمالی بندرگاہوں پر عیسائی مشنریوں
[پ]ر نت نئے حملے کئے جاتے ہیں۔ شاہ چین کے حکم حفاظت
[ک]ی تعمیل نہ ہوئی۔ یورپ میں ان خبروں سے چینیوں کی مخالفت
[ت]رقی پذیر ہے۔ یہہ اچھا نہوگا +

**ٹانکن** میں ایک چینی گروہ نے حملہ کرکے فرانس کے
[ا]فسر محاصل کو مار ڈالا ہے۔ افسر مذکور کی بیوی اور بیٹی کو پکڑ کر چینی

لوگ اپنی حد میں بھاگ گئے۔ یہہ ایک اور پیچیدگی قابل
افسوس ہے +

**کولاپور**۔ میں ایک لڑکی کی لاش جلانے کے لئے لے
گئے تھے۔ مگر لاش کے چتا پر رکھتے ہی اُس میں جان معلوم ہوئی
اور آہستہ آہستہ حرکت کرنے لگی۔ لاش کے ہمراہی بھاگ گئے
مگر اُس کے والد نے آکر اُس کو اُٹھا لیا +

**جیپور**۔ ۲۵ اگسٹ کو بتقریب سالگرہ مہاراجہ صاحب
ایک سو پچاس قیدی سرد کی ڈیوڑہی پر لاکر رہا کئے گئے۔ دربار منعقد
ہوا اور حسب دستور حاضرین دربار نے نذریں پیش کیں +

**بنگال** میں کوڑہیوں کی بابت تجویز ہے کہ وہ اور لوگوں
سے الگ کئے جائیں۔ ایسا نہو کہ کوڑہ کا مرض پھیل جائے ؛
بمبئی میں عرصہ سے ایسے لوگ الگ رکھے گئے ہیں

**کلکتہ** میں ایک مسلمان کو ہائیکورٹ سے اُس کی
عورت اور ساس کے جرم قتل میں سزائے پھانسی کا حکم
ملا تھا۔ مگر لفٹنٹ گورنر صاحب نے بخیال اُسکی عورت کی بیوفائی
کے سزا کم کرکے کالے پانی بھیج دیا +

**بنارس**۔ رسم ہنود کے موافق شیر خوار بچے اور
سنیاسی جو مدفون کئے جاتے اُن کی نسبت حکم ہوا ہے کہ وہ آیندہ
کو جلائیں جائیں۔ اور مردے گنگا میں نہ بہائے جائیں۔
اس لئے بنارس کے ہندوؤں میں بڑا جوش پھیلا ہوا ہے +

**سر چارلس** کراستھویٹ صاحب لفٹنٹ
گورنر ممالک مغربی و شمالی عنقریب الموڑہ کو تشریف لیجاکر
ایک نئے کالج کا افتتاح فرمائیں گے۔ اندنوں مشن کی لیڈیاں
وہاں ایک نفیس بازار کھولیں گے +

**کوئٹہ** فورٹ سنڈیمن سے خبر آئی کہ ۱۳ اگسٹ
کو ۲۲ دیں پلٹن دیسی کے ایک سکھ سپاہی کو ایک غازی نے
ایک گاؤں میں قتل کرڈالا۔ اس کو ایک سوار نے گرفتار کرلیا
اور سزائے موت کا حکم ہوا۔ اُس کی لاش جلادی گئی +

**بقول** اخبار عام پشاور میں ایک پٹھان مولوی
نے شور مچایا کہ تمباکو پینے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے۔ مجمدیوں
کے لئے ایسے وعظ سے بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ
بمشکل کوئی مجمدی ہوگا جو تمباکو نہ پیتا ہو +

**جالندھر** ڈپٹی کمشنر مسٹر گلیڈ سٹون کو الوداع کہنے کیلئے
ریلوے سٹیشن پر سوار۔ زمینداروں اور عوام الناس کا
بڑا ہجوم ہوگیا تھا۔ بعض رئیسوں نے صاحب بہادر کی گاڑی
میں جتنا چاہا مگر اُنہوں نے منظور نہ کیا +

**راولپنڈی** میں ایک مسلمان لڑکا عمر ۱۲ سال
ایک پتنگ کو پکڑنے کی کوشش میں سہ منزلہ مکان سے
نیچے گر پڑا۔ اور سر میں سخت چوٹ آئی۔ اب وہ شفاخانہ
میں زیر علاج ہے۔ پتنگ بازی کے یہی مزے ہیں +

**لاہور** میں وکیلوں کے دلالوں پر نظر رکھنے کے
لئے خاص پولیس کانسٹبلوں کو حکم دیا گیا ہے جو بیچارے
دیہاتیوں کے ریل سے اُترتے ہی پیچھے پڑجاتے اور اپنے ساز
باز وکیل کے پلے اُنہیں ڈال دیتے ہیں +

لاہور شاہ عالمی دروازہ کے پاس ایک فقیر
نے ایک ہندو لڑکی کے ہاتھ سے جو اُسے آٹا دینے کے لئے
گھر سے نکلی تھی چاندی کے دو چوڑ اُتار لئے۔ لوگوں نے اُسی وقت
پکڑ لیا لیکن فقیر سمجھ کر معاف کر دیا +

**بقول** اخبار ہفتہ وار پادری فورمن صاحب کی
وفات پر اظہار ماتم کے لئے لاہور میں کئی جلسے ہوچکے ہیں اُن
کی یادگار قائم کرنے کے لئے مختلف تجاویز زیر بحث ہیں۔ دیکھیے
کونسی تجویز بالاتفاق منظور ہو +

**گوجرانوالہ** میں ایک شخص شیر مصنوعی جوانی کی دوائیاں
بناکر چلایا کرتا تھا آخر راز کھل گیا پولیس نے گرفتار کرلیا اور تلاشی
لینے پر جعلی روپے اور جوانی دوائیاں برآمد ہوئیں +

## پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور

### نئی کتابیں ۔ نئی کتابیں نئی کتابیں

**چراغ کلام بطریق حیات** ۔ یہہ ایک نہایت مشہور کتاب موسومہ ڈیلی لائٹ (Daily Light) کا اردو ترجمہ ہے اس میں صبح و شام کے لئے جدا جدا سال کے ہر ایک دن کے لئے بائبل کی ہم مضمون آیات کو مختلف مقامات سے جمع کرکے یوم وار ترتیب دیا ہے ۔ جو لوگ عبادتی مطالب یا غور و فکر یا روحانی خوراک حاصل کرنیکے لئے کلام الہی کو استعمال کرتے ہیں اُنکے لئے نہایت مفید و کارآمد ہے ۔ یہہ کتاب چھوٹی تقطیع کے ۳۶۳ صفحوں پر اُردو اور رومن اُردو میں نہایت خوشخط چھاپی گئی اور بآسانی کوٹ کی جیب میں رکھ سکتے ہیں جلد نرم ہے ۔ اور لپیٹی جاسکتی ہے ۔ رنگین کپڑے یا عمدہ ولایتی چمڑے میں مجلد مل سکتی ہے قیمت فی جلد رومن ولایتی چمڑے کی جلد معمولی کپڑے کی ۔ فارسی اُردو ولایتی چمڑا ۔ کپڑا ۔

**بائبل کے مطالعہ کیلئے سہ سالہ کورس مرتبہ مس سوسن صاحبہ**

یہہ رسالہ جس کے ترجمے اور اشاعت کے لئے نیشنل چرچ کونسل نے گذشتہ سال کے جلاس میں اپنے رزولیوشن نمبر ۱۶ میں سفارش کی تھی اب ترجمہ ہوکر اُردو اور رومن میں چھاپا گیا ہے ۔ یہہ کتاب بائبل خوانوں کے لئے نہایت مفید ہے علاوہ جدول اوراد روزانہ کے جس کو اس طور پر ترتیب دیا ہے کہ عہد عتیق تین سال میں عہد جدید سال بھر اور زبور کی کتاب ۶ ماہ میں ختم ہوجاتی ہے اُس کے ابتدا میں طریق مطالعہ کے لئے بعض عملی ہدایات بھی درج کی ہیں ۔ جو نہایت مُفید اور کارآمد ہیں ۔ یہہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اس کورس میں عہد جدید کے ورد دعائے عمیم کے صبح کے دوسرے ورد کی ترتیب کے مطابق رکھے گئے ہیں +

یہہ کورس جنتری کے موافق نہیں کہ اُسے ہر سال بدلنا پڑے بلکہ ایک نسخہ ہمیشہ کیلئے استعمال ہوسکتا ہے ۔ اور ایسی تقطیع پر چھاپا گیا ہے کہ رومن یا اُردو کی چھوٹی بائبل میں رکھا جاسکے قیمت فی جلد اُردو یا رومن اُردو ۱ر محصول ڈاک ۔ ۱ر ۔ اور پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کے کتب خانہ واقع انارکلی لاہور سے یا مشتہر سے مقررہ قیمت بھیجنے پر مل سکتی ہیں + المشتہر اسسٹنٹ سکرٹری انارکلی لاہور ۔

## اشتہار

ایڈورڈس چرچ مشن ہائی سکول کے لئے چند سند یافتہ عیسائی اُستادوں کی ضرورت ہے ۔ تنخواہیں ۳۰ روپیہ ماہواری سے ۶۰ روپیہ تک یا اس سے زیادہ بموجب لیاقتوں کے دی جائیں گی +

درخواستیں معہ تصدیق شدہ نقول اسناد کے ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں +

درخواست کرنے والوں کی حالت ملازمت میں یہہ لازم ہوگا کہ وہ ایک چٹھی اپنے موجودہ افسر کی پیش کریں جس سے ظاہر ہوسکے کہ درخواست اُن کی اجازت سے کی گئی ہے +

ولیم تھوٹیس پرنسپل سی ۔ ایم ۔ ایس ۔
ہائی سکول پشاور مورخہ ۳ ستمبر ۱۸۹۳ء

## قابل توجہ گورنمنٹ

جو لوگ اکثر ریل پر سوار ہوتے ہیں بخوبی جانتے ہیں کہ اکثر مقامات پر جہاں چھوٹے چھوٹے سٹیشن ہیں اور وہاں صرف ہندو یا مسلمان ملازم ہیں وہ گورنمنٹ کی خدمت کو بلکل فراموش کرکے اپنا ایک علیحدہ دبدبہ دکھلاتے ہیں کہ الامان ۔ مثلاً پانی تک بھی دستیاب ہونا محال ہے جسکو چاہا پلایا اور جسکو چاہا ٹالدیا اس وقت گذر گیا اور جو بیچارے مصیبت کے مارے دوسری گاڑی کے منتظر سافر رہ گئے ہیں گویا عذاب عظیم میں مُبتلا ہیں کسی تشنہ نے ذرا غیرت طلب کیا اُسے بڑی گھڑکی بتاکر ڈانٹ دیا ۔ ہمیں ہر ایک خاص اسٹیشن لودھووال پر ہر دیر شکار ہی جانیکا اتفاق ہُوا ۔ وہاں کئی ایک سافر نے ان سلوک کا برتاؤ دیکھا اسلئے بطور رفع تکلیف عام حکام کو کی خدمت میں التماس ہے کہ گورنمنٹ ملازمان شریف اور مہذب مقرر کرے تاکہ اسٹیشنوں پر ہندو اور مسلمان اور عیسائیوں کو لئے ہر وقت پانی کی تکلیف نہ ہو ۔ راقم خیر خواہ خلائق

## لودھیانہ

لودھیانوی نامہ نگار لکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے ایک اور اشتہار جاری کیا ہے جس میں اُنہوں نے اپنے الہام کی تاویل بخوبی کر دکھائی ہے پبلک اس تاویل کو بخوبی سمجھہ گئے ہیں مسٹر آتھم صاحب نے ۹ ماہ ستمبر کو اپنے عقیدے کا اظہار امرتسر کے جلسے میں بخوبی کردیا ہے اُنہوں نے مسیح کے خون اور روح القدس کی تسلی جو پندرہ مہینے کے عرصہ میں اُن کو حاصل ہوئی بیان کی اگر اس کو عقیدہ محمدی کہا جائے تو وہ بلاشک محمدی ہوگئے ورنہ ہم کو یہی کہنا پڑیگا کہ مرزا صاحب کی عقل میں فتور آگیا ہے اور ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں سے ٹھوکر اور کوئی ناجائز حرکت نہ کر بیٹھیں +

پبلک ہندو مسلمان اس تاویل سے نہایت حیران و پریشان ہیں اس پر یہہ مثل عاید ہوتی ہے جھوٹے کی طرح دعواب ڈوبتے ہوئے تنکے کا سہارا پکڑتے ہیں ان کی ان تاویلوں کو کون یقین کریگا اُنہوں نے اپنے آپ کو پبلک کے سامنے نہایت ذلیل و رسوا کر دکھایا ۔ آیندہ ہم اِن سے کچھہ نہیں کہیں گے +

مگر ان کے دو معزز معتقدوں مولوی نورالدین صاحب اور مسٹر فصیح صاحب سیالکوٹی سے التماس کرتے ہیں کہ وہ اپنے پیر کی بابت اب کیا سمجھتے ہیں یعنے آیا اب بھی اُن کے معتقد ہیں یا چھوڑ بیٹھے +

ہم پچھلے ہفتہ میں مرزا صاحب کے لدھیانہ کے مریدوں اور اُنکے نائب کی بابت کچھہ لکھہ چکے ہیں کئی لنگوٹے ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم میں سے کوئی مرزا صاحب کا معتقد نہیں فقط ایک ہے جو چوڑے بازار میں جلدگری کی دوکان کرتا ہے ۔ ہمیں اس کے دیکھنے کا شوق ہوا اتفاقاً تھوڑے دن ہوئے کہ ہمارا چوڑے بازار میں سے گذر ہوا وہاں دو چار ٹوٹے پھوٹے مرزائی بیٹھے تھے ہم بھی جا بیٹھے اور عیسائی دین کی بابت مباحثہ کرنا شروع کیا اور اُنہوں نے مباحثہ کے درمیان میں یہہ اعتراض پیش کیا کہ پطرس رسول نے مسیح پر لعنت کی اور توبہ نہیں کی ہم نے اس کے جواب میں کہا کہ ہم پبلک لکچر میں ثابت

پادری سی ۔ پی ۔ نیوٹن صاحب مہتمم نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم دائی کے اہتمام سے چھپا +